ماہنامہ نعت لاہور
اپریل ۱۹۹۷ء
جوہر میرٹھی کی نعت

جلد ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ شمارہ ۴

جوہر میرٹھی کی نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹر:
شہناز کوثر
اظہر محمود

مینجر: اختر محمود

مشیرِ خصوصی:
چوہدری رفیق احمد باجوہ
ایڈووکیٹ

قیمت
۱۵ روپے (عام شمارہ)
۶۰ روپے (اشاعتِ خصوصی)
۲۰۰ روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے: ۱۰۰ ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز۔ لاہور
پبلشر: راجا رشید محمود
کمپیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر
خطاط: منظر رقم
بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید، بک بائنڈنگ ہاؤس ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل۔ مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ
فون ۷۴۶۳۶۸۴ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

فہرست

حمدیں

نعتیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وِرد رکھتی ہے زباں دن رات بسم اللہ کا
ہے وظیفہ میرے دم کے ساتھ بسم اللہ کا

کس ادا سے چھینتا ہے عاشقانِ حق کے دل
لے کے بُرقع رُخ پہ حُسنِ ذات بسم اللہ کا

یہ بچاتی ہے ہر انساں کو بلا سے، رنج سے
کیوں نہ عاشق ہُوں میں جاں کے ساتھ بسم اللہ کا

دم ہے اِلَّا اللہ، اِلَّا اللہ میں ٹھہرا ہُوا
تکیہ رکھتی ہے مری ہر بات بسم اللہ کا

ہے یہاں اک ایک ذرّہ دانۂ تسبیحِ حق
بھرتی ہے دم ساری موجودات بسم اللہ کا

کیوں نہ ہو سر سبز گلشن میں، کیا کرتی ہے ذکر
ہر کلی الحمد کا، ہر بات بسم اللہ کا

کیوں نہ ہو نعتِ نبی ﷺ میں آج چوٹی کا کلام
سر پہ ہے میرے سخن کے ہاتھ بسم اللہ کا

نقشِ اسمِ ذات دکھلاتی ہیں پانچوں انگلیاں
چھوڑتا جوہر نہ ہرگز ہاتھ بسم اللہ کا

☆

حمدِ خلاقِ عالم

روشنی تھی کس کی، شمعِ کُن فکاں تُو ہی تو تھا
اوّل و آخر، نمایاں اور نہاں تُو ہی تو تھا

موجِ طوفاں نے لیا جب نوحؑ کی کشتی کو گھیر
رحم فرما کون تھا، رحمت کناں تو ہی تو تھا

غرق لشکر جب ہُوا فرعون کا اک آن میں
تھی دعا موسیٰؑ کی، لیکن حکم راں تو ہی تو تھا

کیفیت جو عشقِ یُوسفؑ میں زلیخا کی ہُوئی
حُسن بن کر دل میں دونو کے نہاں تو ہی تو تھا

دیکھتے ہیں سُو بسُو اور جا بجا تیرا ہی رنگ
باغِ عالم کیا، بہارِ دو جہاں تو ہی تو تھا

نور حضرت ﷺ کا بنایا تو نے اپنے نور سے
کر دیا اس نور کو جس نے عیاں، تو ہی تو تھا

کیا بدیع الدین جوہر سے ثنا ہوتی تری
قوتِ گویائی کا منہ اور زباں تو ہی تو تھا

☆

اَللّٰہُ الصَّمَد

مرجعِ عالم ہے تیری ذات اللہ الصمد
ہے مری توقیر تیرے ہاتھ اللہ الصمد

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد ہے یا الٰہی، تیرا وصف
لَمْ یَلِدْ یُولَدْ ہے تیری ذات اللہ الصمد

اپنے بیکس بندوں کی فریاد سُنتا ہے تو ہی
بس تو ہی ہے سامعُ الدّعوات اللہ الصمد

کر دیا منسوخ بس توریت اور انجیل کو
کیا ترے قرآں کی ہیں آیات اللہ الصمد

اپنے بندوں کا تو ہی ستّار اور غفّار ہے
روزِ محشر میری رکھنا بات اللہ الصمد

خواب میں دکھلا دے جلوہ عارضِ محبوب ﷺ کا
ہجر میں بے چین ہوں دن رات اللہ الصمد

آرزو ہے اب تو عاصی کی یہی ہر دم ترے
حشر میں ہووے نبی ﷺ کا ساتھ اللہ الصمد

نغمہ سنجِ نعت ہو گلشن میں گر جوہر ترا
ہر کلی اَلْحَق کہے، ہر پات اَللّٰهُ الصَّمَد

☆

یا رب!

خواب میں کاش دکھا دے مجھے صورت یا رب!
جس کی صورت سے ہے دل کو مرے الفت یا رب

اس کو خطرہ نہ جہنّم کا نہ ڈر دوزخ کا
تیرے محبوب ﷺ کی ہے جس کو محبّت یا رب

ہے تمنّا یہی عاصی کی کہ ہنگامِ وفات
شہ ﷺ کے قدموں کے تلے ہو مری میّت یا رب

طائرِ رُوح مرا روضۂ سرور ﷺ میں رہے
بعد مرنے کے تو نکلے مری حسرت یا رب

یوں کہیں گے شہِ کونین ﷺ بروزِ محشر
بخش دے اپنے کرم سے مری اُمّت یا رب!

صفتِ زُلف میں **وَاللَّیْل** کہوں تو ہے بجا
رُخِ پُر نُور ہے **وَالْفَجْر** کی صورت یا رب!

آ گیا ناک میں دم ہند میں رہتے رہتے
اب تو ہو شاہ ﷺ کے روضے کی زیارت یا رب

ہے تمنّا ترے جوہر کی شب و روز یہی
شہِ کونین ﷺ کے کوچے میں ہو تربت یا رب

☆

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

شاہ ﷺ کا شربتِ دیدار پلا دے خالق
سوزشِ ہجر کی آتش کو بُجھا دے خالق

ہر مسلمان کو ہو تیرے نبی ﷺ کی چاہت
ولولہ جوشِ محبّت کا بڑھا دے خالق

لوگ جو دیکھنے والے ترے محبوب ﷺ کے ہیں
ان کی آنکھوں سے تو پردے کو اُٹھا دے خالق

ہُوں مَیں مُدّت سے گنہگار مریضِ ہجراں
لخلخۂ گیسوئے احمد ﷺ کا سُنگھا دے خالق

یوں کہوں گا سرِ محشر بہ طفیلِ احمد ﷺ
باغِ جنّت میں جگہ مجھ کو بتا دے خالق

جُز ترے در کے، مرا کون ہے اور، جاؤں کہاں
راہ گُم کردہ ہوں تو راہ بتا دے خالق

تخت پر بیٹھ کے یوں عرض کریں گے شہِ دیں ﷺ
میری اُمّت کو جہنّم سے بچا دے خالق

تیری درگہ میں جوہر کی دعا ہے دن رات
قبر کا خوف مرے دل سے اُٹھا دے خالق

☆

مناجات

شکلِ احمد ﷺ کا ہُوں مُشتاق، دکھا دے اللہ
اپنے محبوب ﷺ کا شیدائی بنا دے اللہ

بحرِ عصیاں میں پھنسی ہے مری کشتی آ کر
اوجِ رحمت سے تو ہی پار لگا دے اللہ

چین دن رات نہیں عشقِ محمد ﷺ میں مجھے
اب تو نقشہ مجھے روضہ کا دکھا دے اللہ

دور ہو جائے مری آتشِ سوزاں دل سے
اپنی وحدت کا اگر جام پلا دے اللہ

ہوں گناہوں کا جو بیمار ہمیشہ سے مَیں
اپنی رحمت کے مَطب سے تُو شفا دے اللہ

چین دیتا نہیں یہ فکر مرا آٹھ پہر
خوفِ عُقبیٰ تو مرے دل سے مٹا دے اللہ

جاں لبوں پر ترے وحشی کی چلی آتی ہے
کاکُلِ سیّدِ ذی شان ﷺ سُنگھا دے اللہ

جان و دل اپنا میں قربان کروں حضرت ﷺ پر
اک نظر جلوہ اگر اُن کا دکھا دے اللہ

ہے فراقِ شہِ اَبرار ﷺ گراں جوہَر پر
خوابِ ہی میں اسے دیدار دکھا دے اللہ

☆

حمد/نعت

نبی ﷺ کی محبّت ہے دل پر الٰہی!
ہُوں شیدائے انوارِ سرور ﷺ الٰہی

تڑپتا ہوں مَیں روز و شب ہجرِ شہ ﷺ میں
دکھا دے وہ نورِ پیمبر ﷺ الٰہی

پکڑ لوں گا دامن شہِ دو جہاں ﷺ کا
بلائیں گے جب روزِ محشر الٰہی

مَلوں میں جبیں شہ ﷺ کے روضے پہ جا کر
مرا بھی ہو ایسا مُقدّر الٰہی!

ہے دل کو تمنّا مدینہ کی ہر دم
ہو یہ آرزو پوری کیونکر الٰہی!

جو دیدار احمد ﷺ کا ہو گا مُجھے، تو
مَیں سمجھوں گا، یاور ہے اختر الٰہی

مدینہ میں پہنچا دے عاصی کو اپنے
میں پھرتا ہوں وحشی جو در در الٰہی

زباں پر یہی وِرد جوہَر کی ہے اب
فدا ہوں مَیں روضے کے در پر الٰہی

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

سارے نبیوں ؑ میں تمھی ہو شاہِ والا ﷺ انتخاب
کر چکا تھا تم کو اوّل حق تعالیٰ انتخاب

نور ہے اللہ کا تُو یا محمّد مُصطفیٰ ﷺ
کیوں نہ ہو کونین میں تیرا اُجالا انتخاب

شاہِ اسرا جلوہ گر تھے حُور و غلماں میں حضور ﷺ
جس طرح بزمِ عروسی میں ہو دولھا انتخاب

تیری سیرت، تیری صورت کا رسولوں ؑ میں نہیں
اِن ستاروں میں ہے تُو اے ماہِ اسرا ﷺ انتخاب

عرشِ اعلیٰ پر گئے شہ ﷺ، طورِ سینا پر کلیم ؑ
کیوں نہ ہووے فرش سے تا عرش حضرت ﷺ کی ضیا
چاند سورج سے بھی ہے جلوہ تمھارا انتخاب

حُسنِ محبوبی ہے کیا، صَلِّ عَلیٰ، صَلِّ عَلیٰ
قدِّ رعنا انتخاب اور خدِّ زیبا انتخاب

بولا رضواں جب ہوئی فہرستِ اہلِ خُلد پیش
نعت خوانوں میں ہے جوہرؔ نام تیرا انتخاب

☆

نعت النبی الاکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُوبرُو روضۂ احمد ﷺ کے جو میں جا اُترا
بولا رضواں، درِ فردوس پہ تُو آ اُترا

دل مرا گلشنِ فردوس کو جاتا تھا مگر
دیکھ کر روضۂ محبوب ﷺ کا جلوہ اترا

مجھ کو جارُوب کَشی شاہِ اُمم ﷺ کی مل جائے
دل سے کاشانۂ فردوسِ مُعلّٰی اترا

چڑھے میدان میں جب سرورِ دیں ﷺ بہرِ جہاد
ہر مَلک پڑھتا ہُوا "اِنَّا فَتَحْنَا" اترا

جب سواری گئی حضرت ﷺ کی سرِ عرشِ بریں
بارگہِ احدی میں شہِ والا ﷺ اترا

حُور و غلمان و ملائک تھے کھڑے بر سرِ راہ
مل کے سب کہتے تھے، محبُوب خدا کا ﷺ اُترا

آنکھ اُس شاہ ﷺ کے روضے پہ مَلوں گا جوہرؔ
اب تو آنکھوں میں اسی روضے کا نقشہ اُترا

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

تصویرِ مصطفیٰ ﷺ مری چشم و نظر میں ہے
روشن چراغ گور کے تاریک گھر میں ہے

بہرِ خدا دکھاؤ جمال اک نظر کہیں
یا شاہ ﷺ بے قراری ہمارے جگر میں ہے

عاصی کو آستانے پہ اپنے بُلائیے
مٹی مری خراب ہر اک رہ گزر میں ہے

یا شاہ ﷺ کیوں نہ ہووے ترقی پہ یہ جنوں
سودا تمہارے گیسوئے مشکیں کا سر میں ہے

جب سے سمایا دل میں شہا ﷺ آپ کا جمال
نورِ قمر بھی اب مری تیرہ نظر میں ہے

اعجاز اے مسیحؑ ہمارے نبی ﷺ کے ہیں
ادنیٰ سا معجزہ تو اک شق القمر میں ہے

لے چل اڑا کے اب سوئے طیبہ تو اے صبا
عشقِ نبی ﷺ کا داغ ہمارے جگر میں ہے

سیماب و برق پر . دلِ جوہر ہے خندہ زن
وہ اضطراب ہجرِ شہِ بحر و بر ﷺ میں ہے

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

جب کوئی دنیا میں مثلِ شاہِ بطحائی ﷺ نہ ہو
شوق میں پھر دل ہمارا کیوں یہ شیدائی نہ ہو

دیکھ پائے گر رسولِ پاک ﷺ کے اعجاز کو
اے مسیحا! تجھ کو پھر نازِ مسیحائی نہ ہو

چین آئے کس طرح دل کو ہمارے اُس گھڑی
آپ کی اے شاہِ دیں ﷺ جب جلوہ فرمائی نہ ہو

آپ ہیں شاہِ عرب' والا نَسَب' اُمّی لقب ﷺ
جب خطاب ایسے ہیں' پھر کیوں ایسی یکتائی نہ ہو

میرے سر پر بارِ عصیاں یا نبی ﷺ ہے ہر گھڑی
بارِ عصیاں کے اُٹھانے کی توانائی نہ ہو

دیکھ لینے دے مجھے ظالم جمالِ مصطفیٰ ﷺ
اے اجل' ایسی ابھی سے تُو تقاضائی نہ ہو

یا نبی ﷺ جو مرتبہ تم کو ملا معراج میں
ایسی عظمت طور پر مُوسیٰؑ نے بھی پائی نہ ہو

اپنے جوہر کی تم عزت یا نبی ﷺ رکھ لیجیو
روزِ محشر کے' کہیں عاصی کی رُسوائی نہ ہو

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

تمہارا سر میں سودا ہے، پھرا ہوں دربدر بھٹکا
بلالو ہند سے، خادِم بنا لو اپنی چوکھٹ کا

گلستانِ جہاں میں مصطفیٰ ﷺ کی آمد آمد سے
ہر اک گل کھلکھلایا اور غنچہ شوق سے چٹکا

عجب انداز سے محبوب ﷺ پہنچا عرش اعلیٰ پر
عمامہ سر پہ کافوری، کمر میں نور کا پٹکا

دکھا دو خواب میں نورِ تجلی سرورِ عالم ﷺ
کہ دم دردِ جدائی سے مری آنکھوں میں آ اٹکا

عیاں ہے رُخ سے تیری شان محبوبی شہِ والا ﷺ
نہیں ہے دونو عالم میں کوئی تیری سجاوٹ کا

نہ پوچھو عشقِ احمد ﷺ میں مرا کیا حال رہتا ہے
کبھی سر در سے دے مارا، کبھی دیوار سے پٹکا

جمالِ مُصطفیٰ ﷺ کا شیفتہ ہوں ہمدمو، شیدا
نہ حوروں کی سجاوٹ کا، نہ میں پریوں کی اَنوٹ کا

بُلالو ہند سے جلدی، یہ جوہر کی تمنّا ہے
کہ دل کے چوکھٹے میں نقشہ ہو حضرت ﷺ کی چوکھٹ کا

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

اسرا کی رات شور یہ تھا دو جہان میں
عرشِ بریں سے آئے نبی ﷺ ایک آن میں

عرشِ علیٰ پہ جب گئے محبوبِ کردگار ﷺ
باقی نہ کوئی پردہ رہا درمیان میں

دربار حق میں آتا ہے محبوب ذوالجلال ﷺ
حور و ملک پکارتے تھے آسمان میں

کالبدر فی النجوم ہے طلعت تری شہا ﷺ
ختم الرُّسل خدا نے کیا دو جہان میں

تاثیرِ شوقِ خاطرِ محبوب ﷺ دیکھیے
پہنچا براق لے کے سرِ عرش آن میں

کونین میں نہ کیوں تری عظمت فزوں رہے
لولاک جبکہ کہتا ہے حق تیری شان میں

اللہ رے اشارہ نبی کریم ﷺ کا
دو ٹکڑے ماہتاب رہا ایک آن میں

جوہر کو اپنے روضہ پہ بلوائیے شہا ﷺ
اک عمر سے پڑا ہے یہ ہندوستان میں

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

کہتے ہیں حُور و ملک ہو کے بہم آج کی رات
عرش پر آئے محمد ﷺ کے قدم آج کی رات

غُل تھا جنّت میں کہ دیدار کو دوڑو اِس دم
آن پہنچے شہِ اقلیم کرم ﷺ آج کی رات

واہ کیا صَلِّ علیٰ دھوم ہے معراج کی شب
سرِ نبیؐ مثلِ فلک کرتے ہیں خم آج کی رات

خُلد میں کہتی ہیں رضواں سے یہ حوریں ہنس کر
بہرِ دیدارِ نبی ﷺ جاتے ہیں ہم آج کی رات

کہتا تھا عرشِ بریں، ہووے گی زینت مجھ کو
چرخ پر جائیں گے جب شاہِ اُمم ﷺ آج کی رات

بولے جبریلؑ، بُلایا ہے خُدا نے تم کو
اپنی اُمّت کا شہا ﷺ کیجیے نہ غم آج کی رات

چار سُو فرش سے تا عرش صدا آتی تھی
حق کا محبوب ﷺ پہ ہے لطف و کرم آج کی رات

ہے ثنا خواں ترا اللہ تو کیوں مدح تری
نہ کرے جوہرِ اعجاز رقم آج کی رات

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

ہر چمن میں رُوئے احمد ﷺ کا سمایا رنگِ حُسن
بن کے خوشبو بس گیا گلشن میں گویا رنگِ حسن

دُوسرا تجھ سا کہاں ہے یا مُحمد مُصطفیٰ ﷺ
تو گُلِ ہر دوسرا ہے، تیرا یکتا رنگِ حسن

دیکھ کر شانِ محمد ﷺ کہتے تھے حُور و ملک
چہرہ آرائے جناں ہے رُوئے زیبا رنگِ حسن

اے گُلِ باغِ مکاں، تیری جھلک گلشن میں ہے
تیری رنگینی سے ہر گُل نے جمایا رنگِ حسن

واہ رے جلوہ ترا، اللہ رے تیرا جمال
نور سے تیرے، دو عالم پر ہے چھایا رنگِ حسن

جب گیا معراج کو فخرِ رُسُل، شاہِ اُمم ﷺ
گلشنِ لاہوت میں پھیلا ہُوا تھا رنگِ حسن

گُلشنِ ایجاد میں آتے ہیں رنگارنگ پھول
پر کسی گُل میں نہ دیکھا آپ ﷺ کا سا رنگِ حسن

عارضِ گُل رنگِ احمد ﷺ کی لکھی جوہر ثنا
ہو کلامِ نعت میں کیونکر نہ پیدا رنگِ حُسن

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

تڑپوں ہوں سدا عشقِ شہنشاہ زمن ﷺ میں
پہنچا دے الٰہی، مجھے طیبہ کے چمن میں

ہر دکھ کے، ہر اک غم کے ہو غم خوار ہمارے
کام آتے ہو اے شاہ ﷺ تمہی رنج و محن میں

قربان ترے حسن کے، اے شاہِ رسولاں ﷺ
انوارِ الٰہی ہیں تری وجہِ حسن میں

پردہ رُخِ روشن سے اٹھا دو شہِ والا ﷺ
گھٹ جائے کہیں عشق کی آتش نہ بدن میں

دکھلا دے مجھے گیسوئے عارض کی تجلی
دن رات گزرتے ہیں مرے رنج و محن میں

مرقد میں نہ ڈر جاؤں کہیں خوفِ گنہ سے
اسمائے محمد ﷺ مرے رکھ دینا کفن میں

خوشبو تھی فزوں عطر سے اللہ غنی، کیا
آتی تھی پسینے کی مہک سارے بدن میں

جوہر کو کہیں گلشنِ طیبہ میں بُلا لو
بلبل سا چہکتا ہے شہا ﷺ نعت کے فن میں

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

فرشتے ساکنانِ عرش کو مژدہ سناتے ہیں
مبارک ہو، شہِ کون و مکاں ﷺ تشریف لاتے ہیں

جہاں ذکرِ نبی ﷺ ہوتا ہے، قدسی سننے آتے ہیں
اور آ کر اپنی پلکوں کا بچھونا وہ بچھاتے ہیں

انھیں ہے کس قدر اللہ اکبر، پاس امت کا
شفاعت کر کے حق سے عاصیوں کو بخشواتے ہیں

تمازت دیکھ کر خورشیدِ محشر کی، مرے مولا ﷺ
گنہ گاروں کو دامانِ شفاعت میں چھپاتے ہیں

زمیں سے آسماں تک غُل ہے ان کی آمد آمد کا
فرشتے کوسِ گردوں پر یہی نوبت بجاتے ہیں

ضیائے نورِ احمد ﷺ سے فلک پر ہو کے حیرت میں
مہ و خورشید و انجم اپنا اپنا منہ چھپاتے ہیں

چمک جاتا ہے جلوہ نورِ حق کا ہر دو عالم میں
محمد مصطفیٰ ﷺ چہرے سے جب برقع اٹھاتے ہیں

سمائی ہے یہی دل میں، یہاں سے اب تو اے جوہر
درِ احمد ﷺ پہ چل کر نقدِ جان و دل لٹاتے ہیں

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

خار کھٹکیں ہجر کے محبوبِ سُبحاں ﷺ کب تلک
مجھ کو طیبہ کا دکھاؤ گے گُلستاں کب تلک

ہُوں بہت بے تاب مدت سے تمھاری دید کو
میرے دردِ دل کا شاہا ﷺ ہو گا درماں کب تلک

جاؤں طیبہ کی طرف، دل کی تمنّا ہے یہی
دل کا پورا یا شہِ دیں ﷺ ہو گا ارماں کب تلک؟

کہتی تھیں حوریں شبِ اسرا کہ اے رضواں، بھلا
آئیں گے گلگشت کو محبوبِ یزداں ﷺ کب تلک؟

ایک مُدّت سے کھڑا ہوں شوق میں دیدار کے
جلوہ دکھلاؤ گے شاہنشاہِ خوباں کب تلک

کس قدر محبوب ﷺ کی تھی انتظاری عرش پر
یعنی اس پردے میں آئے گا وہ مہماں کب تلک

اب تو بلوا لیجیے مجھ کو مدینہ میں کہیں
ہند میں تڑپوں بھلا محبوبِ سُبحاں ﷺ کب تلک

مُرغِ بے پر کی طرح برباد ہُوں، برباد ہوں
دیکھیے دوری رہے فخرِ سلیماں ﷺ کب تلک

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

کِھل رہا ہے تیری نکہت سے ہر اک جا پھول پھول
ہے ترے رخسار کے گلشن کا شیدا پھول پھول

نام تیرا رحمتؐ للعالمیں ہے یا نبی ﷺ
ابرِ رحمت سے ترے گلشن میں پُھولا پھول پھول

جبکہ محبوبِ خدا ﷺ گلزارِ جنّت کو گئے
بس گیا فیضِ قدم سے غنچہ، غنچہ، پھول پھول

تیرے تن کی گُل میں بُو ہے، تری گلشن میں بہار
لے گیا ہے تیرے عارض کا پسینہ پھول پھول

دیکھ لو، نُورِ گُلِ رُخسارِ احمد ﷺ سے ہُوا
خندہ زن اک اک شگوفہ اور شگفتہ پھول پھول

تجھ پہ قرباں لالہ و گُل، تجھ پہ مفتوں ہے بہار
تیری عاشق ڈالی ڈالی، تیرا شیدا پھول پھول

ہر طرف ہے غلغلہ "صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی"
جُھومتا ہے پودا پودا، پتّا پتّا، پھول پھول

ایسی رنگیں نعت ہے جوہر کہ جس کا باغ میں،
تر زبانِ برگ سے کرتا ہے چرچا پھول پھول

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

دیکھ لو یا سرورِ دیں ﷺ اپنے شیدا کی طرف
بس بلا لو روضہ پر نورِ والا کی طرف

تھا فرشتوں کی زباں پر ہر طرف "صلِّ علیٰ"
جب گیا محبوبِ یزداں ﷺ عرشِ اعلیٰ کی طرف

دل تڑپتا ہے برائے کوئے محمد ﷺ کے لیے
یا الٰہ العالمیں! پہنچا دے طیبہ کی طرف

کس طرح ادنیٰ سے ادنیٰ ہو نہ **او ادنیٰ** کا ذکر
لے گیا شہ ﷺ کو براق' اعلیٰ سے اعلیٰ کی طرف

دیکھتا ہے حشر میں الفت سے حق محبوب ﷺ کو
تک رہی ہیں اُمتیں حسرت سے مولا ﷺ کی طرف

جبکہ پہنچے عرش پر محبوب ﷺ' رحمت نے کہا
تجھ سے کیا پردہ' چلا آ اپنے شیدا کی طرف

واہ رے برقِ تجلیٰ' واہ رے حُسنِ حبیب ﷺ
دیکھتا کوئی نہیں اب طورِ سینا کی طرف

عرض کرتا ہے یہی جوہر خدا سے رات دن
جاؤں بطحا کی طرف' اُڑ جاؤں طیبہ کی طرف

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

اے دلِ مشتاق! پھر طیبہ کو چل اب کے برس
حسرتیں باقی ہیں کچھ' جائیں نکل اب کے برس

ضُعف کو قوت سے بدلے گی حمایت شاہ ﷺ کی
پھر دلِ افتادہ جائے گا سنبھل اب کے برس

گر شعاعِ مہرِ احمد ﷺ کھینچ لے طیبہ کی سمت
آفتابِ داغِ دل جائے گا ڈھل اب کے برس

باغِ طیبہ میں کھلیں کلیاں دلِ مجروح کی
اس ہری ڈالی میں آئیں پھول پھل اب کے برس

عشقِ احمد ﷺ کے چمن میں صورتِ ابرِ بہار
باندھ کر اے دودِ دل بادل کا دل اب کے برس

بلبلانِ خلد سے کہ دو' لے جاتا ہے شوق
روضہ سرور ﷺ پہ سن لینا غزل اب کے برس

لُوٹ طیبہ کی بہاریں' چل کہ ہے فصلِ ربیع
ان شبوں میں' ان دنوں میں' آج کل' اب کے برس

تیغِ ہندی مار ڈالے گی جدائی سے تجھے
یاں سے جوہر صورتِ جوہر نکل اب کے برس

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

دکھلا دے الٰہی! رُخِ زیبائے محمد ﷺ
آتی ہے مرے دل سے صدا، ہائے محمد ﷺ

غلمان میں، حوروں میں، فرشتوں میں سرِ عرش
تھا شور یہی چار طرف، آئے محمد ﷺ

معراج تھی یا جذبِ الٰہی کا تماشا
اک دم میں جمال اپنا دکھا آئے محمد ﷺ

سُرمے کی طرح آنکھوں سے یا رب، میں لگا لوں
مل جائے اگر خاکِ کفِ پائے محمد ﷺ

کیا میرے گناہوں نے کیا حشر کو برپا
آتا ہے چلا جوش میں دریائے محمد ﷺ

آ جائے قرار اب دلِ بے تاب کو کچھ تو
دیدار اگر خواب میں دکھلائے محمد ﷺ

موسیٰؑ تو رہے طالبِ دیدارِ الٰہی
اور ذاتِ الٰہی ہوئی شیدائے محمد ﷺ

پوچھیں گے نکیرین اگر قبر میں جوہرؔ
کہہ دوں گا، مرا نام ہے شیدائے محمد ﷺ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

ہیں تحیّر میں ملائک رُوئے تاباں دیکھ کر
اور پریشاں حوریں ہیں زلفِ پریشاں دیکھ کر

جس گھڑی حق نے بلایا عرش پر محبوب ﷺ کو
دنگ تھے سارے ملک، دعوت کا ساماں دیکھ کر

جبکہ پہنچے خلد کی جانب حبیبِ ذُوالجلال ﷺ
کہتے تھے "صَلِّ علیٰ" سب حور و غلماں دیکھ کر

بوستاں میں بلبلوں کا شور ہے صَلِّ علیٰ
رنگِ رُوئے مُصطفیٰ ﷺ گُل میں نمایاں دیکھ کر

ایسی صورت، ایسی سیرت خواب میں دیکھی نہ تھی
ہو گیا حیران شہ ﷺ کو ماہِ کنعانؑ دیکھ کر

ہوتا تھا جس راہ میں اُس فخرِ آدم ﷺ کا گزر
بھاگتا تھا نقشِ پا حضرت ﷺ کا شیطاں دیکھ کر

ہو گیا گلشن میں ساکت سَروؔ اور گُل دنگ ہیں
قدِّ زیبا دیکھ کر، رُخسارِ تاباں دیکھ کر

ہے تمنّا یا الٰہی، تیرے جوہرؔ کی یہی
دم نکلے جائے سوادِ شہرِ جاناں ﷺ دیکھ کر

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

نقش حبِ نبوی ﷺ سے نہیں اچھا تعویذ
دل پہ اس نام کا اپنے کرو کندہ تعویذ

صورت مصطفوی ﷺ کا ہو، شب و روز مریض
عاملو! سورتِ والشمس کا لکھنا تعویذ

بعد مردن نہ گناہوں سے ڈروں، خوف ہے یہ
قبر میں نامِ نبی ﷺ کا مرے رکھنا تعویذ

مجھ کو ہے عشق رسولِ دو جہاں ﷺ سے یارو!
سنگِ در آپ ﷺ کا ہو میری لحد کا تعویذ

نامِ پاک شہِ دیں ﷺ ہے مری ہستی کا حصار
کیا اثر مجھ پہ کرے غیر کا گنڈا تعویذ

ہجرِ احمد ﷺ کا خلل ہے، کوئی آسیب نہیں
لے چلو روضے پہ، کیا ہو گا کسیلا تعویذ

عشق ہے احمدِ مرسل ﷺ کا ازل سے مجھ کو
لائیں افلاک سے کیا مجھ کو مسیحا تعویذ

آرزو ہے یہی جوہر کی بوقتِ مردن
گھول کر اسم محمد ﷺ کا پلاتا تعویذ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

یا رسولَ اللہ ﷺ جائے بے قراری کس طرح
دیکھیے تو، ہجر میں ہوں جاں سے عاری کس طرح

ہجر کے پردے پڑے ہیں دیدہ مشتاق پہ
دیکھوں صورت آپ ﷺ کی میں پیاری پیاری کس طرح

شور تھا خیلِ ملائک میں سرِ عرش بریں
دیکھو، آتی ہے شہِ دیں ﷺ کی سواری کس طرح

بسکہ ہے تیرے پسینے کی مہک ہر پھول میں
ہو جُدا گلزار سے بادِ بہاری کس طرح

اے گل گلزارِ وحدت، صورت نہرِ بہشت
دیکھیے تو چشم کے چشمے ہیں جاری کس طرح

شامِ اسرا کہتے تھے اللہ سے شاہِ امم ﷺ
تابہ جنت آئے گی امت ہماری کس طرح

بولا خالق، دل نہ آزردہ مرے محبوب ﷺ کر
دیکھنا، بخشیں گے ہم امت تمھاری کس طرح

چل کے جوہر خلد میں سن حوریان خلد کو
نعت تیری پڑھ رہی ہیں باری باری کس طرح

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

وہ جلوہ وہ کون و مکاں تھا شبِ معراج
کیا نورِ خدا اس سے عیاں تھا شبِ معراج

اللہ رے الفت کہ سرِ عرش نہ بھُولا
پاس اُمّتِ عاصی کا وہاں تھا شبِ معراج

آدمؑ کی جو پیشانی میں تھا نورِ الٰہی
ماتھے سے وہ احمد ﷺ کے عیاں تھا شبِ معراج

طالب سے جو مطلوب ملا عرشِ بریں پر
پردہ کوئی جُز چشم کہاں تھا شبِ معراج

جُز ذاتِ خداوندِ جہاں کون ہے واقف
کیا راز عیاں اور نہاں تھا شبِ معراج

تھی چار طرف روشنی اک ذاتِ اَحد کی
اور نورِ نبی ﷺ جلوہ فشاں تھا شبِ معراج

مجوب ہُوئے سارے حجاب اس کی نظر سے
وہ واقفِ اَسرارِ نہاں تھا شبِ معراج

تھا گرم بچھونا' رہی زنجیر بھی ہلتی
وہ آن میں یاں' آن میں واں تھا شبِ معراج

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

یا شہِ دیں ﷺ ہجر میں ہے دل ہمارا لوٹ پوٹ
جلوۂ دیدار دِکھلا دو' ہے بسمل لوٹ پوٹ

مِثلِ نکہت اے صبا' لے چل مدینہ کی طرف
ہجر کے کانٹوں پہ رہتا ہے مِرا دل لوٹ پوٹ

اپنے روضہ پر بُلا لو یا محمد مصطفیٰ ﷺ
ہند میں رہتا ہے ہر دم تیرا مائل لوٹ پوٹ

کیا تجلّی' کیا جمالِ مصطفیٰ ﷺ ہے' واہ وا
کیوں نہ ہُوں کرتے ہی میں دیدار حاصل لوٹ پوٹ

تُو حبیبِ کبریا ہے' تو شفیعِ دوسرا ﷺ
کیوں نہ ہووے جان قرباں' کیوں نہ ہو دل لوٹ پوٹ

کھول دے حجرے کا در' رُخسار سے پردہ اٹھا
ہیں زیارت کے ترے مشتاق مائل لوٹ پوٹ

بعدِ مُردن تو دکھاؤ قبر میں صُورت مجھے
میرا لاشہ یا شہِ دیں ﷺ ہے تہِ گِل لوٹ پوٹ

لو خبر جلدی برائے کبریا' یا مصطفیٰ ﷺ
ہجر کے خنجر سے اب جوہرؔ کا ہے دل لوٹ پوٹ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

جہاں میں جلوۂ محبوب ﷺ انتخاب رہا
ازل میں جس کا حبیبِ خدا ﷺ خطاب رہا

گئے تھے جب شبِ اسرا حضور ﷺ حق کے حضور
نہ کوئی پردہ رہا واں، نہ کچھ حجاب رہا

دکھایا معجزہ تم نے وہ اپنی انگلی کا
دو پارہ ایک اشارہ میں ماہتاب رہا

نہ خوف نارِ سقر کا، نہ مہرِ محشر کا
کہ میرے سر پہ صدا سایۂ جناب ﷺ رہا

نہ دیکھا اور نہ سنا تم سا کوئی یا حضرت ﷺ
تمھارا حسن دو عالم میں لاجواب رہا

بُلا لو اب تو کہیں ہند سے مدینہ میں
بہت فراق میں یاں مجھ کو پیچ و تاب رہا

نہ واسطہ دیا جب تک حبیب ﷺ کا اس کے
خدا کا حضرتِ آدمؑ پہ بس عتاب رہا

تجلیٔ رُخِ احمد ﷺ سے ہو کے شرمندہ
ہمیشہ چشمۂ خورشید آب آب رہا

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

ہند میں پیدا کیا کیوں ہم کو جینے کے لیے
دل تڑپتا ہے خدا، ہر دم مدینے کے لیے

فرش سے تا عرش کیا خوشبو تھی اللہ غنی!
حوریں آتی تھیں محمد ﷺ کے پسینے کے لیے

حشر کا خطرہ نہ ہو گا، ڈر نہ دوزخ کا کبھی
داغِ عشقِ شہ ﷺ سپر ہے میرے سینے کے لیے

اُمتِ شہ ﷺ سے کہا رضواں نے، آؤ خلد میں
میوہ کھانے کے لیے، کوثر ہے پینے کے لیے

بام پر عرشِ معلیٰ کے چڑھا وہ چاند جب
اور زینت ہو گئی گردوں کے زینے کے لیے

ہے تمنا تیرے عاصی کی یہی دن رات اب
ہو جگہ یا رب! مدینے کے دفینے کے لیے

بحرِ عصیاں میں پھنسا ہوں، جلد بیڑا پار ہو
اے محیطِ جود! آ میرے سفینے کے لیے

بولیں حوریں جانثارِ شاہ ﷺ جوہر ہے کہاں
خلد سے اس کا کفن آئی ہیں سینے کے لیے

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

قرآن میں تو راز ازل کھول رہا ہے
ہر روح میں تو "قَالُوْا بَلٰی" بول رہا ہے

آتے ہیں مضامین چلے عرشِ عُلا سے
دل نعت کے کیا خُوب گُہر رول رہا ہے

کیا شان ہے اللہُ غنی' اے شہِ عالم ﷺ
"لولاک" تری شان میں حق بول رہا ہے

سودا نہ ہو کیوں گیسوئے پُر خم کا تمھارے
عقدے وہی ہر ایک کے سب کھول رہا ہے

کیا نام میں لذّت ہے محمد ﷺ کے عزیزو!
یہ نام مِرے دل میں شکر گھول رہا ہے

کس جوش پہ جاری ہے مِرا چشمۂ دل یہ
دریائے محمد ﷺ کے گہر رول رہا ہے

امّت کی شفاعت کے لیے کیا سرِ محشر
اللہ سے محبوب مِرا ﷺ بول رہا ہے

حورانِ جناں کہنے لگیں نعت کو سن کر
جوہرؔ کہیں مدّاحِ نبی ﷺ بول رہا ہے

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

اُٹھوں ایمان کے ساتھ اِس جہاں سے
نبی ﷺ کا عشق ہو دل اور جاں سے

دو عالم کا سدا ہے فیض شاہا ﷺ
فقیروں کو ترے ہی آستاں سے

ہو دل پر نقش جس کے مصطفیٰ ﷺ کا
نہیں خطرہ اسے کچھ دو جہاں سے

جو پہنچوں میں ترے روضے کے در پر
نہ اُٹھوں حشر تک پھر آستاں سے

شہِ عالم ﷺ شبِ معراج دیکھو
کہاں پہنچے' کہاں اُترے کہاں سے

جو دیکھا خلد میں حوروں نے شہ ﷺ کو
ہُوا صلِ علیٰ جاری زباں سے

نبی ﷺ کا داغ ہو جس دل کے اندر
وہ بچتا ہے سب آفاتِ جہاں سے

یہاں کیا کام جوہرؔ' چل مدینے
سفر اب جلد کر ہندوستاں سے

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

شور ہے، عرش پہ آتے ہیں نبی ﷺ آج کی رات
ہے شبِ وصلِ رسولِ عربی ﷺ آج کی رات

ملنے محبوب مرا ﷺ آتا ہے، کہتا تھا خدا
کچھ نہ افلاک پہ ہو بے ادبی آج کی رات

آج اللہ کا اللہ سے محبوب ﷺ ملا
عرش تک فرش ہے، کہتے ہیں سبھی، آج کی رات

غلغلہ تھا کہ حضوری میں سدھارے ہیں حضور ﷺ
دیکھنا بہرِ شفاعت طلبی آج کی رات

شبِ معراج ہے، کہتی ہیں جناں میں حوریں
کسی نئی شان سے آتے ہیں نبی ﷺ آج کی رات

شور تھا، صحن سرا پردۂ وحدت میں حضور ﷺ
جلوہ فرما ہیں بصد بوالعجبی آج کی رات

انگلیاں حوریں اُٹھاتی ہیں کہ وہ نکلا چاند
دیکھ کر حُسنِ رسولِ عربی ﷺ آج کی رات

کہتی ہیں حوریں جو شیدا ہے تمہارا جوہرؔ
بزم میں اُس کو بلا لیجے نبی ﷺ آج کی رات

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

دل کو ہر دم ہے شبیہِ مُصطفیٰ ﷺ بھاتی ہوئی
رہ گئی تصویرِ یُوسُفؑ جس سے شرماتی ہوئی

سن کے ذکرِ مصطفیٰ ﷺ پھُولی سماتی ہی نہیں
آج گلشن میں صبا پھرتی ہے اتراتی ہوئی

رُخ سے پردہ یا نبی ﷺ اپنا اٹھا دیجے ذرا
حسرتیں دیدار کو پھرتی ہیں گھبراتی ہوئی

جب سواری سیّدِ عالم ﷺ کی پہنچی حشر میں
دیکھ امت آپ کو پھرتی تھی اتراتی ہوئی

دیکھ کر شہ ﷺ کی سواری کہتی تھیں حورانِ خلد
کیا بھلی معلوم ہوتی ہے بہار آتی ہوئی

گلشنِ عالم میں دیکھا چار سُو تیرا ظہور
ہر طرف سے ذکرِ آقا ﷺ کی صدا آتی ہوئی

یا رسولَ اللہ ﷺ عاصی کی خبر لیجے ذرا
روح قالب میں یہاں ہر دم ہے گھبراتی ہوئی

اے شہِ کون و مکاں ﷺ اپنا دکھا دیجے جمال
جاں سے ہوں بیزار، جاں ہے مجھ سے گھبراتی ہوئی

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

دین و دنیا میں محمد ﷺ سا کہاں دلدار تھا
جس کا طالب، جس کا شیدا ایزدِ غفّار تھا

تھے جِلَو میں انبیاؑ مطلوب تھا زیبِ براق
اور عناں تھامے ہُوئے جبریلؑ خدمت گار تھا

اس قدر تھا پاس امّت کا کہ پیش از روزِ حشر
عاصیوں کے بخشوا دینے کو وہ تیّار تھا

یا الٰہی! تھی نہ دنیا سے، نہ عقبیٰ سے غرض
مجھ کو بس کافی شہِ کونین ﷺ کا دربار تھا

تھا نہ کچھ خطرہ جہنم کا کسی کو حشر میں
ہر مسلماں کی مدد کو سیّدِ ابرار ﷺ تھا

راز مخفی تھے عیاں سب آپ ﷺ پر معراج میں
درمیاں میں بس فقط اک پردۂ انوار تھا

کون تھا ساتھی کسی کا حشر میں اے دل، بتا
بس وہی شافع، وہی حامی، وہی غم خوار تھا

لے گئے دارالشفائے طیبہ میں جوہرؔ مجھے
عشقِ محبوبِ خدا ﷺ کا بسکہ میں بیمار تھا

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

محمد مصطفیٰ ﷺ دونوں جہاں کے تم ہی رہبر ہو
شفیعِ عاصیاں ہو، مالکِ تسنیم و کوثر ہو

نہ چھوڑوں شاہ ﷺ کا دامن کبھی میں حشر تک یا رب
شہِ کونین ﷺ کا دیدار گر مجھ کو میسّر ہو

گزاری عمر ساری ہند میں مَیں نے گناہوں سے
الٰہی! بعدِ مُردن تو مدینہ میں مِرا گھر ہو

یہی امید ہے اب تو، نہ ہو دنیا سے کچھ مطلب
الٰہ العالمیں! ہر دم مجھے عشقِ پیمبر ﷺ ہو

تمہی سے ہے اجالا ہر طرف گلزارِ عالم میں
ہمارے پیشوا کیا، یا نبی ﷺ تم کُل کے رہبر ہو

خدا وہ بھی دکھائے گا مجھے اک دن مدینہ میں
دلِ شیدا تڑپتا ہو، ترا در ہو، مِرا سر ہو

جسے عشقِ محمد ﷺ ہو، اسے پھر ہو تردُّد کیا
نہ خطرہ ہو جہنّم کا، نہ کچھ بھی خوفِ محشر ہو

الٰہی! ہے یہی اُمّید اب دن رات جوہرؔ کی
مِرا مدفن مدینہ ہو، مِرا حامی پیمبر ﷺ ہو

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

ذکرِ احمد ﷺ سے نہ کیوں ہو دل ہمارا باغ باغ
ہے جہاں میں اُس گُلِ وحدت کا جلوہ باغ باغ

کیا بہار آئی ہے گلشن میں رسُولُ اللہ ﷺ کے
صُورتِ گلزار رضواں ہے شگفتہ باغ باغ

دھوم سن کر اُس شفیعِ دو جہاں ﷺ کے آنے کی
خلد میں پھرتی ہیں حورانِ جناں کیا باغ باغ

وہ بہارِ گلشنِ ایجاد جاتا تھا جدھر
صُورتِ فردوس ہو جاتا تھا رستہ باغ باغ

آج گلشن میں نہیں پھُولی سماتی، دیکھ لو
عشقِ احمد ﷺ میں صبا پھرتی ہے ہر جا باغ باغ

ڈالی ڈالی، پتّا پتّا ذکرِ حق سے مست ہے
بج رہا ہے دین کا احمد ﷺ کے ڈنکا باغ باغ

سرو سکتے میں کھڑا ہے دیکھ کر قامت ترا
تر زباں سوسن ہے اور اک اک شگوفہ باغ باغ

نعت خوانی کی ہیں جوہر ہر طرف گُل ریزیاں
شور ہے اب دریا دریا، صحرا صحرا باغ باغ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

چاہیئے اے مومنو! شاہِ رسولاں ﷺ کا لحاظ
جس طرح اُس شہ ﷺ کو ہے اُمّت کے عصیاں کا لحاظ

دل نہ آزردہ کہیں ہووے مرے محبوب ﷺ کا
کس قدر اللہ کو تھا اپنے مہماں ﷺ کا لحاظ

تا کجا بخشائے گا ہم کو وہ روزِ حشر میں
کچھ تو اے دل! چاہیے اُس شاہِ خوباں ﷺ کا لحاظ

تھا محمد مصطفیٰ ﷺ محبوبِ ربُّ العالمیں
کیوں نہ ہو معراج کی شب اس کو مہماں کا لحاظ

کہہ چکا معراج میں حق، بخش دی اُمّت تری
کیوں نہ آئے حشر میں شاہِ رسولاں ﷺ کا لحاظ

بھا گئی تھی ہر ادا اللہ کو محبوب ﷺ کی
رُوئے تاباں کا لحاظ، اور زلفِ پیچاں کا لحاظ

عاشقِ احمد ﷺ ہُوں اور مدّاح کہتے ہیں ملک
خلد میں جوہر نہ ہو گا مجھ کو رضواں کا لحاظ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

پھولا نہ سماتا تھا کوئی گل شبِ معراج
تھا نغمہ سرا سدرہ کا بلبل شبِ معراج

کس آن سے آئے شہِ دیں ﷺ عرشِ بریں پر
تھی دوش پہ بکھری ہوئی کاکل شبِ معراج

جاتے ہیں ملاقاتِ الٰہی کو شہِ دیں ﷺ
تھا فرش سے تا عرش یہی غُل شبِ معراج

اک دم میں گیا لے کے سرِ عرشِ مُعلّٰی
اللہ غنی، آپ ﷺ کا دُلدل شبِ معراج

فردوس میں اُس زلفِ مسلسل کی بہاریں
بل کھانے لگا دیکھ کے سنبُل شبِ معراج

تھی نعتِ نبی ﷺ بر لب ساغر سرِ کوثر
ہر شیشہ صدا دیتا تھا قلقُل شبِ معراج

اللہ غنی! آپ کا رف رف شہِ والا ﷺ
طے ہفت سمٰوات کیے کُل شبِ معراج

یا رب! ہے اُسی نور کا شیدا ترا جوہر
تا عرش رہا جس کا تجمّل شبِ معراج

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

یارب! نظر آ جائے تجلّائے محمد ﷺ
آنکھوں میں، مرے دل میں سما جائے محمد ﷺ

دن رات تصوُّر ہے یہی دل کو الٰہی!
انوارِ تجلّی کہیں دکھلائے محمد ﷺ

اللہ رے سُرعت تری، اک چشم زدن میں
طے کر کے سمٰوات گئے، آئے محمد ﷺ

گرداب میں عصیاں کے پھنسی آن کے کشتی
بیڑے کو مرے، پار لگا جائے محمد ﷺ

سُنبُل ہو تحیّر میں تو ہو سرو بھی ساکت
پیشِ سرِ زُلف و قدِ زیبائے محمد ﷺ

سودائے جُدائی مجھے زندہ نہ رکھے گا
وہ زلفِ مسلسل کہیں دکھلائے محمد ﷺ

ہر سمت یہی عرشِ مُعلّٰی پہ صدا تھی
دوڑو، چلو دیدار کو، وہ آئے محمد ﷺ

پوچھے گا خدا حشر میں جوہر تو کہوں گا
مدّاحِ محمد ﷺ ہوں میں شیدائے محمد ﷺ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

ہند سے کعبہ کی جانب ہو سفر اب کے برس
آرزو ہے اے خدا، آٹھوں پہر اب کے برس

صُورتِ آئینہ حیراں تک رہا ہوں دیر سے
نرگسی آنکھوں سے کیجیے اک نظر اب کے برس

آرزو ہے میری آنکھوں کی شہِ کون و مکاں ﷺ
دیکھ لیں جا کر ترے روضے کا در اب کے برس

یوں تو ہر دم، ہر گھڑی روضہ کا رہتا تھا خیال
دل تڑپتا ہے بہت شاہا ﷺ مگر اب کے برس

یادِ رُوئے مصطفیٰ ﷺ میں روتے ہیں مستانہ ہم
تو بھی اے ابرِ بہاری! جھوم کر اب کے برس

آرزو ہے بس یہی اے بادشاہِ دو جہاں ﷺ
تیرا در ہو اور یہ شوریدہ سر، اب کے برس

آستانِ شہ ﷺ پہ رو رو کر کریں موتی نثار
چشمِ ترا اب کے برس، کانِ گہرا اب کے برس

نعت کا ہر شعر ہے جوہر ترا سلکِ گہر
کر نچھاور روضۂ محبوب ﷺ پر اب کے برس

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

گر بشر تم کو رسولِ عربی ﷺ کہتے ہیں
تو ملائک مہِ عالی نسبی کہتے ہیں

کیوں نہ ہر ایک ادا آئے تری حق کو پسند
تجھ کو آئینۂ صد بُوالعجبی کہتے ہیں

ان کو تہذیب سکھائیں گے سقر کے شعلے
یاں جو منکر سخُن بے ادبی کہتے ہیں

پوچھا حوروں نے، تو ہے کون؟ تو طُوبیٰ نے کہا
مجھ کو شیدائے جوانِ عربی ﷺ کہتے ہیں

حشر میں کیوں نہ ہو مطلوبِ شفاعت حاصل
سب تمھیں ہاشمی و مُطّلبی کہتے ہیں

تیری گفتار سے اسلام ہُوا شیریں کلام
اسی اعجاز کو شیریں رطبی کہتے ہیں

آپ ﷺ کا چھوڑ کے در جائے کہاں یہ عاصی
آپ ﷺ کو فرش سے تا عرش نبی کہتے ہیں

اہلِ محشر نے جو پوچھا تو کہا جوہر نے
مجھ کو مدّاحِ رسولِ عربی ﷺ کہتے ہیں

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

اک شور ہے جہان میں، پیدا ہُوا شفیع ﷺ
شمس الضحٰی ہے اور ہے بدرُالدُّجیٰ شفیع ﷺ

اللہ رے عروج محمد ﷺ کا دیکھیے
تختِ عُلا پہ ہوں گے بروزِ جزا شفیع

ہم کو بھروسا کیوں نہ شفاعت کا ہو بھلا
ہوں گے ہر اک بشر کے حبیبِ خدا ﷺ شفیع

جُز ان کے عاصیوں کا قیامت میں کون ہے
ہم بیکسوں کے ہوں گے وہاں مُصطفیٰ ﷺ شفیع

امّت کے بخشوائے گا سب جرم بے حساب
حق نے نبی ﷺ کو بھیجا ہے صَلِّ عَلیٰ شفیع

مُونس ہیں جبکہ میرے ہر اک درد و غم کے وہ
پھر کیوں نہ بخشوائیں گے روزِ جزا شفیع ﷺ

اُمّت کو بخشوائیں گے حق سے بروزِ حشر
ایسا ہے دوسرا میں کوئی دُوسرا شفیع؟

جوہر تُو عشقِ سرورِ عالی مقام ﷺ رکھ
ہوں گے بروزِ حشر رسولِ خدا ﷺ شفیع

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

عاصیوں کے یا شہِ دیں ﷺ شافعِ محشر ہیں آپ ﷺ
دونو عالم میں ہمارے حامی و رہبر ہیں آپ ﷺ

کہتی تھیں جنّت میں، خوش ہو ہو کے حوریں جا بجا
منزلِ اوجِ نبوّت کے شہا ﷺ اختر ہیں آپ ﷺ

ہر طرف ہے آپ ہی کے نور کی شاہا ﷺ ضیا
دونو عالم میں کہیں مخفی، کہیں اظہر ہیں آپ ﷺ

عاصیوں کو کیوں نہ ہووے فخر اے شاہِ اُمم ﷺ
قاسمِ خلدِ بریں ہیں، ساقیٔ کوثر ہیں آپ ﷺ

آپ ﷺ کو اللہ نے رُتبہ دیا معراج کا
در کا خادم کیوں نہ ہو جبریلؑ پیغمبر ہیں آپ ﷺ

خواب ہی میں آ کے عاصی کو دکھا دیجے جمال
حسرتیں دیدار کو میری یہاں مضطر ہیں آپ

لیں خبر اب تو شہا ﷺ اپنے غلاموں کی ذرا
دردِ ہجراں میں ہماری حالتیں ابتر ہیں آپ

نارِ دوزخ سے بچانا یا شفیع المذنبیں ﷺ
خوفِ عصیاں سے ہم اپنے کانپتے تھر تھر ہیں آپ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

پڑھو "صَلِّ عَلیٰ" دل سے، ہمارے رہنما آئے
ہمارے پیشوا آئے، ہمارے مقتدا ﷺ آئے

بجائے سُرمہ یا رب میں لگا لُوں اپنی آنکھوں سے
رسولِ پاک ﷺ کی گر ہاتھ میرے خاکِ پا آئے

مرا منہ کیا ہے، گر لکھوں صفت اُس شاہِ یکتا ﷺ کی
کہ جس کی شان میں یٰسٓ و طٰہٰ کی ثنا آئے

مُقدّر، میں نہ بھولوں گا ترا یہ بارِ احساں بھی
اگر روضہ محمد ﷺ کا مجھے چل کر دکھا آئے

گنہ گاروں کا غل ہو گا قیامت میں یہی ہر سُو
چلو دوڑو، وہ آئے شافعِ روزِ جزا ﷺ آئے

سرِ عرشِ بریں غل تھا یہی باہم فرشتوں میں
وہ ختم المرسلیں آئے، وہ محبوبِ خدا ﷺ آئے

شبِ معراج تھی یا سّرِ وحدت کا تماشا تھا
گئے اک آن میں حضرت ﷺ جمال اپنا دکھا آئے

یہی دن رات ہے اُمّید جوہرؔ کی شہا ﷺ اب تو
نکل کر ہند سے میری مدینہ میں قضا آئے

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

فرقت میں تڑپتا ہوں میں دن رات تمہاری
یا شاہ ﷺ دکھا دو مجھے دیدار، کہاں ہو

گُلشن میں تمہارے ہی پسینے کی مہک ہے
ہر برگ میں، ہر گُل میں تمھی جلوہ فشاں ہو

جلتا ہے بدن اور بھڑکتے ہیں یہ شعلے
عصیاں کے جہنّم سے شہا ﷺ مجھ کو اماں ہو

جب خواب میں دیکھوں رُخِ روشن کی تجلّی
تو "صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ" وردِ زباں ہو

فرقت کا کُھلے شربتِ دیدار سے روزہ
وہ چاند نظر آئے تو عیدِ رَمَضاں ہو

پیشانیٔ آدمؑ میں رکھا نُورِ محمد ﷺ
اللہ نے چاہا جو مرا نور عیاں ہو

بھیجے جو درود آپ ﷺ کے اوصاف پہ ہر دم
یاقوت کا اس کے لیے جنّت میں مکاں ہو

ہر دم یہی اُمّید ہے جوہرؔ کی الٰہی!
شہ ﷺ کا گُلِ رخسار ہو، گلزارِ جناں ہو

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

شہ ﷺ کا جو گیا عرش پہ توسن شبِ معراج
پُر نُور تھا لاہُوت کا آنگن شبِ معراج

جو عرش کی قندیل میں رکھّا تھا خدا نے
وہ نُورِ الٰہی ہوا روشن شبِ معراج

پھولوں کے ہر اک سمت لیے پھرتی ہیں گجرے
ہر حُورِ جناں بن گئی مالن شبِ معراج

تھا شور فرشتوں کا یہی عرش بریں پر
کیا نُورِ الٰہی کا ہے جوبن شبِ معراج

پھولی نہ سماتی تھی صبا شوقِ نبی ﷺ میں
اِترائی ہوئی پھرتی تھی سَن سَن شب معراج

تھا برقِ سبک خیز براقِ شہِ عالم ﷺ
جاتا تھا سرِ عرش وہ توسن شبِ معراج

اللہ رے عروجِ شرفِ سرورِ عالی ﷺ
تھا عرشِ بریں آپ ﷺ کا مسکن شبِ معراج

جوہر کو اسی نور سے ہے عشق شب و روز
جس نور سے افلاک تھے روشن شبِ معراج

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

حور و غلماں میں ہے اک دھوم بڑی آج کی رات
شہِ دیں ﷺ آئی ہے کیا نیک گھڑی آج کی رات

حکمِ خالق ہُوا، آتا ہے ہمارا محبوب ﷺ
حوریں جنّت میں ہوں ہر سمت کھڑی آج کی رات

کہتی پھرتی ہے صبا، آتے ہیں محبوبِ خدا ﷺ
خوب ہو ابرِ بہاری کی جھڑی آج کی رات

جلوۂ رُوئے محمد ﷺ سے فلک پر مہتاب
بن رہا ہے ہمہ تن پھُول جھڑی آج کی رات

جب حضور ﷺ عرش پہ پہنچے تو فرشتوں نے کہا
رُوئے انور پہ ہے کیا زلف پڑی آج کی رات

تاج **لَولاکَ لَمَا** کا ہے مزیّن شہ ﷺ کے
کھل گئی چہرے پہ موتی کی لڑی آج کی رات

جب براق آپ ﷺ کا پہنچا تو لگے کہنے ملک
کیا لگام اس کی زُمرّد سے جڑی آج کی رات

کہتی ہیں حوریں، حضوری میں بلا لیجے اسے
آ کے جوہر کی بھی تقدیر لڑی آج کی رات

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

یا نبی ﷺ! بہرِ خدا جلوہ دکھانا چاہیے
عارضِ پُر نور سے پردہ اٹھانا چاہیے

بعدِ مردن خاک کو خاکِ مدینہ ہو پسند
آپ ﷺ کے زیرِ قدم میرا ٹھکانا چاہیے

ہوتی ہے خلقِ خدا جا کر جہاں پر مستفیض
مجھ کو بھی اب اُس درِ اقدس پہ جانا چاہیے

ہے بہت بے تاب بسمل یا شہِ دیں ﷺ آپ کا
خواب ہی میں جلوۂ عارض دکھانا چاہیے

طالبِ دیدار ہیں مدت سے شیدائی ترے
رُخ سے زلفوں کو شہِ عالم ﷺ ہٹانا چاہیے

حُسنِ احمد ﷺ دیکھ کر کہتے تھے یوں حور و ملک
خلد میں "صَلِّ عَلیٰ" کا غل مچانا چاہیے

جُز تمہارے کون ہے محشر میں حامی یا حبیب ﷺ
ہم گنہ گاروں کو دوزخ سے بچانا چاہیے

حیف گزری عمر ساری ہند میں جوہرؔ تری
چل کے اب مدفن مدینہ میں بنانا چاہیے

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

پھڑکتی ہے یہ چشمِ زار احمد ﷺ
کہ دیکھوں آپ کا دیدار احمد ﷺ

تڑپتا ہے مدینے کے لیے دل
بلا لو ہند سے اک بار احمد ﷺ

پھنسا ہوں بحرِ عصیاں کے بھنور میں
لگادو آ کے بیڑا پار احمد ﷺ

دکھا دو خواب میں صورت مجھے تم
مرے مولا، مرے سرکار احمد ﷺ

عذابِ حشر سے مجھ کو بچانا
مرے حامی، مرے غم خوار احمد ﷺ

وسیلہ ڈھونڈتے ہیں سب تجھی سے
ترا عالی ہے کیا دربار احمد ﷺ

کسی نے مرتبہ ایسا نہ پایا
خدا کا تو ہُوا دلدار احمد ﷺ

یہ جوہرؔ ہے، یہ جوہر ہے، یہ جوہرؔ
تمہارے ہجر کا بیمار احمد ﷺ

نعت النبی الاکرم ﷺ

ہر سمت روشنی ہے محمد ﷺ کے نور کی
ظلمت مٹی ہے آپ ﷺ سے نزدیک و دور کی

احمد ﷺ تو ایک دم میں سوئے لامکاں گئے
موسیٰؑ نے سیر کی فقط اک کوہِ طور کی

مل جائے دو جہان کی شاہی مجھے، خدا
ہو خواب میں نصیب زیارت حضور ﷺ کی

روئے زمیں کے ہو گئے بت سارے سرنگوں
اللہ رے وہ شان، وہ آمد حضور ﷺ کی

بھیجے جو مصطفیٰ ﷺ پہ کوئی دم بہ دم درود
آنکھوں میں، دل میں روشنی ہو حق کے نور کی

کہتی تھیں جھانک جھانک کے حوریں بہشت سے
دیکھو، وہ آ رہی ہے سواری حضور ﷺ کی

جوہر تمام رحمتِ باری سے دھل گئیں
فردیں ہوئیں جو پیش ہمارے قصور کی

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

فرقت میں ہوں تپیدہ شہِ انبیا ﷺ کی خاص
یا رب! دکھا دے شکل مجھے مصطفیٰ ﷺ کی خاص

لے چل تو ہی اڑا کے مدینہ کو اے صبا!
الفت ہے میرے دل کو رسولِ خدا ﷺ کی خاص

شرمندہ ہے قمر بھی تجلّی سے آپ ﷺ کی
وہ روشنی ہے اس شہِ شمس الضحیٰ ﷺ کی خاص

منکر نکیر قبر میں پوچھیں گے مجھ سے جب
امت میں ہوں، کہوں گا، شفیعُ الوریٰ ﷺ کی خاص

ہوتے رہے زمیں پہ رسولوںؑ کے معجزے
شق القمر. نشانی ہے خیرالوریٰ ﷺ کی خاص

بخشائیں گے خدا سے وہ امّت کو، ہے یقیں
امّید کیوں نہ ہو ہمیں روزِ جزا کی خاص

کہتا تھا ہو کے خوش شبِ معراج میں خدا
حسرت رہے نہ کوئی مرے دلربا ﷺ کی خاص

بیزار دل ہے ہند سے جوہر کا، دیکھیے
کھاتا ہوں یا رسول ﷺ قسم میں خدا کی خاص

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

دل میں ٹھانی ہے شہا ﷺ بس سر بسر اب کے برس
دیکھ لُوں میں جیتے جی روضہ کا در اب کے برس

اے شہنشاہِ زماں ﷺ میری تمنّا ہے یہی
سُوئے طیبہ، سُوئے بطحا ہو گزر اب کے برس

شوق سے اُڑ جاؤں جس سے سُوئے گلزارِ حبیب ﷺ
یا الٰہی! وہ لگا دے بال و پر اب کے برس

جاتے ہیں زر دار حج کو اور ہے بے زر کا خدا
جائیں گے ہم بھی، مُقدّر میں ہے گر، اب کے برس

میں بگولا بن کے جاؤں ساتھ تیرے ہند سے
اے صبا! بس ہے یہی مدِّ نظر اب کے برس

ہجرِ شہ ﷺ میں خوں برستا ہے دلِ غم ناک سے
تو بھی دل کے ساتھ ہاں، اے چشمِ تر اب کے برس

شانِ حق جوہرؔ جہاں ہوتی ہے نازل ہر گھڑی
جاں فدا کر اُس درِ پُر نور پر اب کے برس

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

تمنّا ہے مری خاکِ حزیں کو
کہ دیکھے کُوئے ختمُ المرسلیں ﷺ کو

دلِ شیدا کی ہے یہ ہی تمنّا
مَلوں روضہ پر اُس شہ ﷺ کے، جبیں کو

جہاں تُربت ہے سُلطانِ اُمم ﷺ کی
مِلا ہے رتبہ کیا اُس سر زمیں کو

شفاعت کے لئے مَیں روزِ محشر
پکاروں گا شفیعُ المذنبیں ﷺ کو

مرا مدفن مدینہ میں ہو یا رب!
نہیں میں چاہتا خلدِ بریں کو

جو ہیں مشتاق کُوئے احمدی ﷺ کے
کریں کیا لے کے وہ خلدِ بریں کو

سواری سیّدِ عالم ﷺ کی جوہرؔ
چلی کس شان سے عرشِ بریں کو

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

نہیں جانتا کوئی شانِ محمد ﷺ
ہے نورِ خدا جسم و جانِ محمد ﷺ

مدینہ میں لے چل اڑا کر صبا تو
کہ میں دیکھ لوں گلستانِ محمد ﷺ

بیانِ نبی ﷺ ہے بیانِ الٰہی
کلامِ خدا ہے زبانِ محمد ﷺ

نہیں اُن کو کچھ نارِ دوزخ سے مطلب
جو دنیا میں ہیں طالبانِ محمد ﷺ

خوشی میں یہ کہتی تھیں جنّت کی حوریں
مہِ عید ہیں ابروانِ محمد ﷺ

براق آپ ﷺ کا برق کی طرح چمکا
ہوا لامکاں جب مکانِ محمد ﷺ

اگر اہلِ محشر نے پوچھا تو جوہرؔ
کہوں گا کہ ہوں مدح خوانِ محمد ﷺ

شب و روز جوہرؔ کی یہ التجا ہے
دکھائے خدا آستانِ محمد ﷺ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

مجھ کو طیبہ میں بلاؤ یا حبیبِ ذُوالجلال ﷺ
اپنا متوالا بناؤ یا حبیبِ ذوالجلال ﷺ

اُمتِ عاصی کہے گی حشر کے میدان میں
اپنے دامن میں چھپاؤ یا حبیبِ ذُوالجلال ﷺ

ایک مُدّت سے مرا دل ہے شہا ﷺ مشتاقِ دید
بختِ خفتہ کو جگاؤ یا حبیبِ ذوالجلال ﷺ

ہو کے باہم یوں کہیں گے سارے عاصی حشر میں
بخشواؤ، بخشواؤ یا حبیبِ ذوالجلال ﷺ

گردشِ افلاک نے در در پھرایا ہے مجھے
اپنی محفل میں بلاؤ یا حبیبِ ذوالجلال ﷺ

میری جانب سے یہ کہنا، اے صبا! جا کر ذرا
اپنے شیدا کو بلاؤ یا حبیبِ ذوالجلال ﷺ

ایک مدت سے تمنّا ہے یہی دل کی مرے
گلشنِ طیبہ دکھاؤ یا حبیبِ ذوالجلال ﷺ

رات دن بے تاب رہتا ہے تمہارے ہجر میں
خواب میں جوہرؔ کے آؤ یا حبیبِ ذُوالجلال ﷺ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

رنگِ احمد ﷺ ہے ہر اک گُل سے نمایاں شاخ شاخ
بلبلانِ خلد ہیں گویا غزل خواں شاخ شاخ

ہر طرف غل ہے ترے فیضِ نبوّت کا شہا ﷺ
باغ میں قمری و بلبل ہیں ثنا خواں شاخ شاخ

برگ کیا، گل کیا، ثمر کیا۔ جا بجا گلزار میں
پرتو نُورِ نبی ﷺ سے ہے درخشاں شاخ شاخ

ہے چمن میں یا محمد مصطفیٰ ﷺ تیری بہار
تیرا شیدا پتّا پتّا، تجھ پہ قرباں شاخ شاخ

یا نبی ﷺ آمد سے تیری آ گئی فصلِ بہار
کیوں نہ ہو جوشِ مسرّت سے گُل افشاں شاخ شاخ

آمد آمد کی خبر سن کر تمہاری یا رسول ﷺ
کرتا تھا آراستہ پھولوں سے رضواں شاخ شاخ

ہر طرف گلزار میں گُل میں، ثمر میں، برگ میں
تیری خوشبو بس رہی ہے شاہِ خوباں ﷺ شاخ شاخ

ہے نمایاں شاخسارِ کلک سے رنگیں سخن
نعت میں پھوٹی ہے جوہر شاخِ مرجاں شاخ شاخ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

ذکرِ رُوئے لالہ گوُں سے دل ہے اپنا باغ باغ
اے گُلِ گلزارِ وحدت! غُل ہے تیرا باغ باغ

جھُومتی ہے تیری نکہت سے ہر اک سُو شاخ شاخ
ہے ترے تن کی مہک سے غنچہ غنچہ باغ باغ

کِھل گئے داغِ جگر یادِ نبی ﷺ میں مثلِ گُل
ہو گیا دل صورتِ گلشن ہمارا باغ باغ

عطرِ بُوئے مصطفیٰ ﷺ بس بس گئی گلزار میں
صورتِ باغِ جناں نکہت سے مہکا باغ باغ

شامِ اسرا درمیاں سے اُٹھ گئے سارے حجاب
رُخ کی گل کاری سے تھا وحدت کا پردہ باغ باغ

بھینی بھینی آپ کی پھیلی ہے خوشبو یا رسول ﷺ
بس گیا ہے گوشہ گوشہ، صحرا صحرا، باغ باغ

پڑھ رہی ہیں نام لے کر ترا کلیاں درود
شور ہے صَلِّ عَلٰی، صَلِّ عَلٰی کا باغ باغ

گُلشنِ ہستی میں جوہر ہے اُسی گل کی بہار
شور ہے گلبانگِ لَوْلَاکَ لَمَا کا باغ باغ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

بے تاب ہیں سب ایمان والے
پردہ اٹھا دے اے شان والے ﷺ

در پر بلا لے ہم کو خدا را
ڈوبے ہوئے ہیں عصیان والے
تیرے سوا پھر جائیں کہاں پہ
امت ہیں تیری، اے شان والے ﷺ

صورت دکھا دے، پردہ اٹھا دے
بے چین ہیں اب ارمان والے
حضرت ﷺ کریں گے حق سے شفاعت
جائیں گے جس دم عصیان والے

جائے نکل دم روضے پہ میرا
حسرت یہی ہے اے شان والے ﷺ
کوثر پہ جا کر پیاسے کہیں گے
ساغر پلا دے، اے شان والے ﷺ

جوہر کہوں گا روزِ جزا یوں
جنت دلا دے فیضان والے ﷺ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

تجھ کو اللہ نے ہر اک کا بنایا محبوب ﷺ
تو ہے بندوں کا محب اور خدا کا محبوب ﷺ
فرش سے عرش تلک شور بپا تھا ہر سُو
دو جہاں میں ہوا اللہ کا پیدا محبوب ﷺ
واہ عظمت تری، کیا شان ہے، سُبحانَ اللہ
تجھ کو حق نے دیا معراج کا رُتبہ محبوب ﷺ
طُور پر حضرت مُوسیٰؑ سے کیا حق نے کلام
اور تجھے عرش معلیٰ پہ بلایا محبوب ﷺ
تجھ کو اللہ نے اَسرار سے آگاہ کیا
درمیاں میں نہ رہا کوئی بھی پردہ محبوب ﷺ
آن کے آن میں تو عرش سے واپس آیا
اور رہا گرم ترا نرم بچھونا محبوب ﷺ
تھا چمکتا ہوا "لولاک لما" کا سہرا
شبِ معراج گیا بن کے تو دولھا محبوب ﷺ
کر کے طے ہفت سماوات گئے جب حضرت ﷺ
آئی پردے سے صدا، شوق سے آ جا محبوب ﷺ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

قیامت کو کیا عاصیوں کا ٹھکانا
شہا ﷺ بخشوانا، شہا بخشوانا

کہیں گے شہ دیں ﷺ سے محشر میں عاصی
ہمیں نارِ دوزخ سے آ کر بچانا

بلایا تھا جب مصطفیٰ ﷺ کو خدا نے
تو روح الامینؑ تھے جلو میں روانہ

کہوں گا یہ ساقی، کوثر ﷺ سے جا کر
پیاسا ہوں پیاسا، پلانا پلانا

مری جان آئی لبوں پر شہِ دیں ﷺ
مجھے خواب میں اپنا جلوہ دکھانا

پھنسا آ کے بے ڈھب ہوں میں بحرِ غم میں
شہا ﷺ بندِ عصیاں سے آ کر چھڑانا

تڑپ کر کہیں رہ نہ جائے یہ عاصی
مری کوئے احمد ﷺ میں تربت بنانا

کہا اہلِ محشر نے، نعتِ محمد ﷺ
سناتا ہے جوہرؔ، بلانا، بلانا

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

مصطفیٰ ﷺ کی لامکانی اور ہے
طور کی وہ "لن ترانی" اور ہے

سنگ ریزوں نے ترا کلمہ پڑھا
معجزے کی یہ نشانی اور ہے

ہر گھڑی در کا ہے خادم جبرئیلؑ
شاہِ دیں ﷺ کی پاسبانی اور ہے

تاج سر پر ہے ترے لولاک کا
اور عبا بر میں یمانی اور ہے

ہم کو پیدا اُمتِ احمد ﷺ کیا
یہ ہماری شادمانی اور ہے

پاس حضرت ﷺ کو بلایا عرش پر
یہ خدا کی قدر دانی اور ہے

ہو گیا انگشت سے شق القمر
شانِ حق کی یہ نشانی اور ہے

نعت سن کر کہتی تھیں حورانِ خلد
تیری جوہرؔ گل فشانی اور ہے

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

یا نبی ﷺ دل میں اور آنکھوں میں سماؤ، آؤ
اپنے مشتاق کو دیدار دکھاؤ، آؤ

در بدر اب تو نہ عاصی کو پھراؤ، آؤ
خانۂ دیدۂ مشتاق میں آؤ آؤ

پھنس گیا آن کے گردابِ معاصی میں جہاز
میرے بیڑے کو شہا ﷺ پار لگاؤ، آؤ

یا نبی ﷺ چین نہیں ایک نفس بھی دل کو
ساغرِ شربتِ دیدار پلاؤ، آؤ

آپ کے سوزِ غمِ ہجر کی شہا ﷺ ہر دم
آگ جو دل میں بھڑکتی ہے، بجھاؤ آؤ

آپ کے ہجر میں یا شاہ ﷺ ہوا حال تباہ
جاں لبوں پر ہے، مری جان بچاؤ آؤ

باہمی غُل تھا فرشتوں میں کہ حق سے امشب
ملنے محبوبِ خدا ﷺ آتے ہیں، آؤ آؤ

یہ ہے وہ بزم، فرشتے بھی جہاں آتے ہیں
بوئے احمد ﷺ سے دل و جاں کو بساؤ، آؤ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

اجل کا راہزن، او بے خبر! ہے تاک میں پیہم
مسافر مارے جاتے ہیں یہاں، غافل نہ ہو اک دم

کسی سے، نے کسی کو حشر میں ہو گی مدد حاصل
مددگارِ دو عالم ہے تو ذاتِ سرورِ عالم ﷺ

تجھی تک ہے سرائے عالمِ فانی کی آرائش
نہ ہوگا تُو تو ہوں گے ٹھاٹ سارے درہم و برہم

جمالِ سیدِ ابرار ﷺ اجل، تو دیکھ لینے دے
نہ کر جلدی، نہ کر جلدی، خدا کے واسطے تھم تھم

مدینہ میں تُو پہنچا دے شہ کونین ﷺ کے در تک
الٰہی! ہند میں رہتا ہے دل میرا سدا پُر غم

پھرا ہوں دربدر رُسوا، خبر لو اب تو بسمل کی
دکھا دو خواب میں جلوہ مجھے اپنا شہِ عالم ﷺ

"وہ محبوبِ خدا آئے، وہ سب کے پیشوا ﷺ آئے"
خوشی سے ساکنانِ عرش کہتے تھے یہی باہم

تڑپتا ہے تمہارے صدمۂ فرقت سے یہ عاصی
بلا لو اپنے جوہر کو مدینہ میں شہِ عالم ﷺ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

حشر کا خوف شاہا ﷺ مٹا دو، مجھ کو رہتی ہے ہر دم یہ کاوش
غم سے دنیا کی حضرت ﷺ چھڑا دو، مجھ کو رہتی ہے ہر دم یہ کاوش

اپنے روضہ پہ مجھ کو بلا لو، در کا دیوانہ اپنے بنا لو
بندِ عصیاں سے آ کر چھڑا دو، مجھ کو رہتی ہے ہر دم یہ کاوش

سر سے پا تک ہوں مَیں غرقِ عصیاں، لو خبر آ کے اے شاہِ ذیشاں ﷺ
میری بگڑی یہ قسمت بنا دو، مجھ کو رہتی ہے ہر دم یہ کاوش

اِس تمنّا میں مشکل ہے جینا، دیکھ لوں جیتے جی میں مدینہ
کس طرح جاؤں شاہا ﷺ بتا دو، مجھ کو رہتی ہے ہر دم یہ کاوش

ہجر میں ہر گھڑی ہوں پریشاں، دیکھ لو آ کے شاہِ رسولاں ﷺ
اور مجھے رُوئے زیبا دکھا دو، مجھ کو رہتی ہے ہر دم یہ کاوش

نار سے مجھ کو شاہا ﷺ بچانا، جُز تمھارے کہاں ہے ٹھکانا
حشر کا فکر دل سے بھلا دو، مجھ کو رہتی ہے ہر دم یہ کاوش

ہائے جوہؔر ہے بیمارِ عصیاں، کیجئے اب دوا اور درماں
بس شفاعت سے اس کو شفا دو، مجھ کو رہتی ہے ہر دم یہ کاوش

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

مرے دل کی دوا دو یا محمد ﷺ
مجھے جلوہ دکھا دو یا محمد ﷺ

بہت ہیں داغ سینے میں گُنہ کے
انھیں دل سے مٹا دو یا محمد ﷺ

کہیں گے جا کے محشر میں گنہ گار
کہ دوزخ سے بچا دو یا محمد ﷺ

خدا کے واسطے، تم در کا اپنے
گدا مجھ کو بنا دو یا محمد ﷺ

تڑپتا ہوں پئے دیدارِ عارض
گُلِ جنت دکھا دو یا محمد ﷺ

تفکرُ ہے گناہوں کا شب و روز
پئے خالق بھلا دو یا محمد ﷺ

ہوں مدت سے گناہوں کا جو بیمار
کہ دوزخ سے بچا دو یا محمد ﷺ

بدیع الدین جوہؔر کو بصد لُطف
چلو، جنّت دلا دو یا محمد ﷺ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

ہیں مشتاق، جلوہ دکھا کملی والے ﷺ
دو عالم کو شیدا بنا کملی والے ﷺ

نہیں گرچہ سایہ ترا کملی والے ﷺ
ولے ہم کو سائے میں لا کملی والے ﷺ

وہ اوجِ عبادت کا خورشید ہے تُو
کہ کملی ہے سایہ ترا کملی والے ﷺ

کرے گی تری خاک در عیب پوشی
یہ پُر نور کملی اڑھا کملی والے ﷺ

غضب کے ہیں شعلے، بلا کی لپٹ ہے
جہنم سے مجھ کو بچا کملی والے ﷺ

ہُوا چاند ٹکڑے اشارے سے شب کو
دکھایا ہے کیا معجزہ کملی والے ﷺ

جھکاتے ہیں سب آن کر سر کو اپنے
ترے در پہ شاہ و گدا کملی والے ﷺ

تڑپتا ہے فرقت میں دن رات جوہر
حضوری میں اِس کو بلا کملی والے ﷺ

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

میری جانب میرے آقا، میرے سرور ﷺ دیکھ لو
اپنے بسمل کا تڑپنا روزِ محشر دیکھ لو

جاں بلب ہوں، لو خبر بہر خدا آ کر مری
آپ ﷺ کی فرقت میں اب حالت ہے ابتر، دیکھ لو

کتنی مدت سے کھڑا ہُوں طالبِ دیدار میں
اک نگاہِ مہر سے اے ذرہ پرور! دیکھ لو

کس طرح پہنچوں مدینہ میں، بتاؤ یا نبی ﷺ
شوق کہتا ہے کہ چل، پر ہُوں میں بے پر، دیکھ لو

اپنے روضہ پر بلا لو یا نبیَ اللہ ﷺ کہیں
پھر رہا ہوں آپ ﷺ کی فرقت میں در در، دیکھ لو

دو شفاعت سے شفا بہرِ خدا، بہرِ خدا
دردِ عصیاں سے ہے میرا حال ابتر، دیکھ لو

جب رسولُ اللہ ﷺ ہوئے پیدا، یہ ہر جا شور تھا
ہو گیا انوار سے عالم منوّر، دیکھ لو

جاتی ہے دیدار کو مخلوق، ہے غفلت تمھیں
جیتے جی روضہ کو چل کر تم بھی جوہر دیکھ لو

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

ہو گئی کیا نعت روشن کی چمک اب کے برس
مچ گئی شہرت سما سے تا سمک اب کے برس

اس لیے آنکھیں پھڑکتی ہیں شہا ﷺ اک عمر سے
روضۂ انور کی دکھلا دو جھلک اب کے برس

یا محمد مصطفیٰ ﷺ دل کی تمنّا ہے یہی
دیکھ لوں رُوئے مُصطفیٰ کی دمک اب کے برس

یا الٰہ العالمیں! ہر دم یہی اُمید ہے
حُسنِ محبوبی کی میں دیکھوں دمک اب کے برس

مصطفیٰ ﷺ کے ہجر میں روتا ہوں مَیں آٹھوں پہر
تو بھی میرے ساتھ اے ابرِ فلک! اب کے برس

صُورتِ بلبل مرے دل کو اڑا کر لے چلی
گلشنِ طیبہ کی شاخوں کی لچک اب کے برس

ہجر میں نالہ کُناں پھرتی ہے اے بلبل جو تُو
آ گئی فصلِ ربیع، آ چہک اب کے برس

عندلیبِ نعتِ جوہر سُن کے بے آرام ہیں
ہر نکیلا شعر جاتا ہے کھٹک اب کے برس

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

سُوئے عرش معراج کے جانے والے
مجھے بخشوا حق سے، بخشانے والے

چلے جاتے ہیں نار میں تیرے عاصی
تو اے نورِ ذاتِ الٰہی! بچا لے

شب و روز دل میرا رہتا ہے نالاں
تو شیدا کو طیبہ میں شاہا ﷺ بلا لے

تڑپتا ہے دل، خواب ہی میں دکھا دے
مجھے اپنا دیدار اے کملی والے ﷺ!

خبر آن کر لے مسیحائے دوراں ﷺ
میں بیمارِ عصیاں ہو، آ کر بچا لے

تصدُّق کیا دل تری یادِ رُخ پر
رہی ایک جاں، وہ بھی تیرے حوالے

نہ کھل جائے پردہ کہیں روزِ محشر
ہُوں عاصی تو دامن میں مولا ﷺ چُھپا لے

دکھا کر شہا ﷺ اک نظر جلوہ رُخ کا
تو جوہر کو دیوانہ اپنا بنا لے

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

لو خبر ختمِ رُسل ﷺ فخرِ سلیماں جاگو
بخت سوتا ہے مرا، اے شہِ شاہاں ﷺ جاگو

گرد روضے کے تڑپتا ہے یہ بسمل کیسا
آنکھیں کھولو مرے سرور، مرے سلطاں ﷺ جاگو

تاج "لولاکَ لما" کا ترے سر پر رکھ کر
حق نے مختار کیا سیّدِ ذی شاں ﷺ جاگو

عرش سے بھیج کے دن رات درود اور سلام
یاد کرتا ہے تمھیں خالقِ یزداں جاگو

دیر سے طالبِ دیدار کھڑے ہیں عاصی
بختِ خفتہ کو جگاؤ، شہِ شاہاں ﷺ جاگو

دوڑو اب دید کو، محبوبِ خدا ﷺ آ پہنچا
کیا پڑے سوتے ہو اے حسرت و ارماں! جاگو

کہا جبریلؑ نے یوں، آپ کا طالب ہے خدا
لینے آیا ہوں تمھیں، اے شہِ خوباں ﷺ جاگو

لامکاں چل کے ذرا دیکھیے، حق نے اس دم
آپ کے واسطے کیا کیا کیا ساماں جاگو

☆

نعت النبی الاکرم ﷺ

دکھا دے خدا شاہِ عادل ﷺ کی صورت
تڑپتا ہے دل میرا بسمل کی صورت

وہ واللہ صورت ہے حق نے بنائی
کوئی تیرے رُخ میں نہ شامل کی صورت

نہیں دو جہاں میں کوئی تیرا ثانی
نہ نبیوںؑ میں تیری مقابل کی صورت

ترے نور سے اے شفیعِ دو عالم ﷺ
مٹی چرخ پر ماہِ کامل کی صورت

وہ کونین دیتے تھے، ایسے سخی تھے
اگر دیکھ لیتے تھے سائل کی صورت

ہُوا ہجر میں حال کیسا شہِ دیں ﷺ
ذرا دیکھیے تو مرے دل کی صورت

کریمُ السّجایا، جمیلُ الشیم ہے
ہے نُورِ حق اس ماہِ کامل ﷺ کی صورت

کہیں جوہرِ تفتہ جاں کو بلا لو
کہاں تک جلے شمعِ محفل کی صورت

☆

نعت النبی الاکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عاصیوں کو وہ شفیع دو جہاں ﷺ لے جائے گا
گاہ طیبہ، گاہ بطحا، گہ جناں لے جائے گا

تیرا احساں حشر تک بھی میں نہ بھولوں گا کبھی
تو مدینہ کو اگر جذبِ نہاں لے جائے گا

گوشۂ دامانِ مولا ﷺ ہو گا ہر اک ہاتھ میں
خلد میں وہ بادشاہِ دو جہاں ﷺ لے جائے گا

جلد روضہ پر بلا لیجے، مریضِ ہجر ہوں
اک نہ اک دن ورنہ یہ آزارِ جاں لے جائے گا

میں تو ہوں یا مصطفیٰ ﷺ زنجیرِ عصیاں کا اسیر
تو چھڑا کر سوئے گلزارِ جناں لے جائے گا

زہد و تقویٰ ہو مبارک تجھ کو اے زاہد! ہمیں
خلد میں عشقِ شہِ کون و مکاں ﷺ لے جائے گا

سر سے پا تک غرقِ عصیاں ہو تو لو شہ ﷺ کی پناہ
ورنہ دیکھیں، حشر کا طوفاں کہاں لے جائے گا

شوق دل میں چاہیے جوہرؔ مدینہ کا سدا
ہند سے اک دن خداوندِ جہاں لے جائے گا

☆

نعت النبی الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم

یا نبی ﷺ ہند سے طیبہ میں بلایا ہوتا
دل کے اُجڑے ہوئے کعبہ کو بسایا ہوتا

سرورا ﷺ چاند سی صورت کو دکھایا ہوتا
آنکھ سے ہجر کا اندھیر مٹایا ہوتا

غرق دریائے معاصی میں ہُوا آ کے جہاز
میرے بیڑے کو شہا ﷺ پار لگایا ہوتا

طائرِ قبلہ نما ہے دلِ بے تاب مرا
کعبۂ ابروئے خم دار دکھایا ہوتا

صُورت گرد میں کب تک رہوں افتاں خیزاں
اپنے رستے میں کسی سمت بٹھایا ہوتا

پھیلتا چار طرف جلوۂ خورشید کی طرح
آپ ﷺ کے قدِ مبارک کا جو سایہ ہوتا

دل مرا آتشِ ہجراں سے پھنکا جاتا ہے
اپنے الطاف کے چھینٹوں سے بجھایا ہوتا

درِ اقدس کی طرف آنکھ لگی رہتی ہے
اب تو جوہرؔ کو مدینے میں بلایا ہوتا

☆

مدحِ سرکار ﷺ

شہ ﷺ کے دیدار کو جاتے ہیں، نہ آئیں گے کبھی
ہند کے آنے کی ہم کھا کے قسم جاتے ہیں

جا کے اُس روضۂ پُرنور کا جلوہ دیکھیں
بہرِ دیدارِ شہِ مجد و کرم ﷺ جاتے ہیں

دیکھنا روضہ ہے شہ ﷺ کا گر مری تقدیر میں
کس لیے تاخیر ہے یا رب! مری تدبیر میں

اے شہِ کون و مکاں ﷺ جلدی سے ہو عفوِ قصور
پھنس رہا ہوں کب سے زنداں خانۂ تقصیر میں

یا نبی ﷺ نعت مبارک میں لکھے جوہر نے شعر
ہو عطائے خاص سے جنّت مری جاگیر میں

دل جو اپنا پُھنک رہا ہے آتشِ دُوری سے اب
دید کا شربت پلا دو یا شفیع المذنبیں ﷺ

دو بدیع الدین جوہر کو مدینہ میں جگہ
جیتے جی جنّت دکھا دو یا شفیع المذنبیں ﷺ

مدحِ سرکار ﷺ

جس دل میں داغِ عشقِ رسولِ خدا ﷺ کا ہو
اس کے لیے ہے جادۂ گلزار پُلِ صراط

اُمّت کو طے کرائیں گے، ہم کو یقین ہے
محشر کے روز احمدِ مختار ﷺ پُلِ صراط

دکھا دو در حبیبِ کبریا ﷺ کا
کہیں بندہ نہیں ہوں میں خدا کا؟
یہی کہہ کر اُٹھوں گا روزِ محشر
کہ مَیں ہُوں خاکِ پا خیرُ الوریٰ ﷺ کا
ہُوئیں روشن مری آنکھیں مژہ سے
رہا جاروب کش نورُ الہدیٰ ﷺ کا

نبی ﷺ حق نے بھیجا **سراجًا منیرًا**
شفیعِ معاصی **بشیرًا نذیرًا**
نہ کیوں نامِ احمد ﷺ زباں پر ہو ہر دم
خدا جس کا کرتا ہے **ذکرًا کثیرًا**
حبیبِ خدا اکرم الخلق ہیں وہ ﷺ
فصلّوا علیہِ کثیرًا کثیرًا

تضمین

آ خواب میں تو اے آن والے   روتے ہیں تجھ بن ارمان والے
پردہ اُٹھا کر اے شان والے   "ہیں نیم بسمل ارمان والے
صورت دکھا دے قرآن والے"

چہرے سے پردہ شاہا ﷺ اٹھا دے   دیدار اپنا جلدی دکھا دے
آتش بجھا دے، آتش بجھا دے   یا نارُ کونی بَرداً علے
جلتے ہیں سوزِ ہجراں والے"

دوزخ سے آ کر ہم کو بچا جا   اُمّت کو اپنی جنّت دلا جا
محشر کا خطرہ دل سے مٹا جا   "بالیں پہ آ جا' طلعت دکھا جا
دم توڑتے ہیں ارمان والے"

آنکھوں سے ہر دم آنسو ہیں جاری   گزری ہے روتے اوقات ساری
کمزور تن ہے' عصیاں ہیں بھاری   "روزِ قیامت مشکل ہماری
آسان کر دے احسان والے"

جوہر' زباں سے کہتی ہیں آ جا   شوقِ نہاں سے کہتی ہیں' آ جا
باغِ جناں سے کہتی ہیں' آ جا   "حوریں بیاؔں سے کہتی ہیں' آ جا
او نعتِ شہ ﷺ کے دیوان والے"

نعت: سیّد محمد مُرتضیٰ بیاؔن ویزدانی میرٹھی
تضمین: بدیع الدین جوہر میرٹھی

جوہر میرٹھی کا دیوانِ نعت

مفتی بدیع الدین جوہر میرٹھی کا مجموعۂ نعت "جواہرِ نعتِ پیغمبر ﷺ مسمّٰی بہ آئینۂ جوہر" نامی پریس میرٹھی سے پہلی بار پانچ سو کی تعداد میں چھپا۔ قطعاتِ تاریخ سے ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء تاریخ طباعت نکلتی ہے۔ معروف ماہرِ تقویم و فلکیات ضیاء الدین لاہوری کے مطابق محرم ۱۳۱۷ھ مئی ۱۸۹۹ میں شروع ہوا' اور ۳۱ دسمبر ۱۸۹۹ کو ۲۸ شعبان ۱۳۱۷ھ تھی۔ اس طرح اگر کتاب کی طباعت قطعاتِ تاریخ کے مطابق ہوئی ہے تو مئی سے دسمبر ۱۸۹۹ کے دوران ہوئی ہو گی۔

بیرونی اور اندرونی سرورق پر "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ﷺ" کے علاوہ لکھا ہے:

لے چلا ہوں تحفہ طیبہ کی طرف
"گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف"

(کتاب پر "یثرب" لکھا ہے' میں نے اسے طیبہ میں بدل دیا ہے) قیمت فی جلد چار آنے تحریر ہے۔ صفحہ ۲ پر جو تمہیدی کلمات شاعر نے نثر میں لکھے ہیں' ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مفتی ریاض الدین ولد مفتی عزیز الدین مغفور کے بیٹے تھے' محلّہ اندر کوٹ (عقب تحصیل سرکاری) میرٹھ میں رہتے تھے اور سیّد محمد مرتضیٰ بیاؔن ویزدانی کے شاگرد تھے۔ تمہید کے بعد لکھا ہے:

گو قابلِ سرکار ﷺ نہیں تحفہ ہمارا
"شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را"

دیوان ردیف وار ہے۔ حمدوں' نعتوں اور منقبتوں کے علاوہ چند عارفانہ غزلیں بھی ہیں۔ دیوان میں حضرت علاء الدین علی احمد صابر کلیری' سید معین الدین شاہ خاموش' حضرت غوث اعظم شیخ محی الدین جیلانی' حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوبِ الٰہی (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے مناقب اور "نمازی" کی تعریفِ منظوم

ہے۔ آخر میں بیاں و یزدانی کی ایک نعت کے گیارہ اشعار پر تضمین بصورتِ تخمیس شامل ہے۔

صفحہ ۸۱ سے ۹۲ تک قطعاتِ تاریخ ہیں' ان میں بیاں و یزدانی میرٹھی کے علاوہ جن شعرانے کلوش کی ہے' ان کے نام یہ ہیں: بیاں کے تلامذہ خواجہ محمد اکبر وارثی میرٹھی' منشی محمد افضل خاں افضل' منشی نور احمد نور' منشی حیدر حسین خفی وکیل' عبدالحکیم محشر' بہادر خاں ناچیز اور عبدالجلیل صبور۔ شاعر کے والد مفتی ریاض الدین' شاعر کے بھائی حکیم جمیل الدین' شاعر کے ماموں عبدالمجید مجید' شاعر کے تلامذہ ابراہیم خاں گوہر' عبدالکریم خاں کریم' مقبول حسین مقبول' عزیز بیگ عزیز' نواب علی خاں حسرت اور عبدالشکور برق۔ نیز عبدالکریم جوش' ممتاز علی مقصر' حافظ محمد حسین ضیا' نواب محمد اشارت علی خاں صدق اور احمد حسن شوکت مدیر پروانہ شحنۂ ہند میرٹھ کے قطعاتِ تاریخ بھی شاملِ اشاعت ہیں۔

"قندیلِ حرم" کے پیش لفظ میں ڈاکٹر سید صفدر حسین (مرتب) نے لکھا: "انھوں (بیاں و یزدانی) نے شرحِ دیوانِ غالب' شرحِ قانون بو علی سینا' ترکی زبان کا ایک رسالہ' دیوانِ فارسی غزلیات' دیوانِ اردو غزلیات' مجموعۂ قصائدِ اردو و فارسی' عشقیہ نظموں کا مجموعہ' نیچرل اور قومی شاعروں کا مجموعہ' شادی کے رقعات' سہرے' قطعاتِ تاریخ وغیرہ بہت سا ادبی سرمایہ چھوڑا تھا لیکن اس کے حصول میں ابھی تک ہمیں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو سکی۔ بہرحال جو کچھ مل سکا ہے' وہ رفتہ رفتہ ہدیۂ ناظرین کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ہم نے اب تک ان کی کچھ غزلیات "نقشِ بیاں" کے نام سے اور کچھ عزائیہ نظمیں "رنگِ شہادت" کے نام سے طبع کرا دی تھیں اور اب اس سلسلۂ اشاعت کی تیسری کڑی "قندیلِ حرم" جو ان کی نعتوں کا مجموعہ ہے' آپ کے پیشِ خدمت ہے۔" (ص ۸)

اس سے گمان ہوتا ہے کہ بدلع الدین جوہر کے نعتیہ کلام پر بیاں و یزدانی کی تقریظِ منظوم اور قطعۂ تاریخ بھی ڈاکٹر سید صفدر حسین کی نظر سے نہیں گزرا۔ اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں منظومات ہدیۂ قارئینِ نعت کر دی جائیں۔

"قطعۂ تاریخ مع تقریظ از قلمِ اعجاز رقم بلیغ الملک فصیح البیان سید الشعراءِ زمان و فخرِ

ہندوستان و گُلِ گلزارِ معانی' رشکِ انوری و خاقانی سید محمد مرتضیٰ صاحب بیاں و یزدانی رئیسِ شہر میرٹھ":

جواہر کان سے بڑھ کر نکالے
بدیع الدیں نے کیا جوہر نکالے
ابھی کُھل جائے اسکندر کی قلعی
ذرا آئینہ جوہر نکالے
جو دعوٰی ہم سری کا ہو تو کہہ دو
کہ سبحاں نعت پیغمبر ﷺ نکالے
. . . . عرب میں ترک تازی
کوئی اُردو میں شعرِ تر نکالے
دبیرِ آسماں ہے گر عطارد
زمیں ایسی کوئی بڑھ کر نکالے
نوا سنجوں پہ یاں چلتی ہیں چُھریاں
نہ بلبل آشیاں سے سر نکالے
منور ہے سُخن کیسے مہ و مہر
نہ مُہرے چرخِ بازی گر نکالے
دلِ حاسد کو دعوٰئ سخن ہے
قیامت ہے کہ چیونٹی پر نکالے
نکالے شعر وہ رنگیں کہ حوریں
جناں سے سُن رہی ہیں سر نکالے
سُنا ہے' تھا بڑا گُل کار مانی
گُلِ معنیٰ تو کاغذ پر نکالے
نہ کٹ جائے رگِ سودائے حاسد

چلے نوکِ قلم نشتر نکالے

یہ دیواں مطلعِ عکیں سے نکلا
عجب ہے، سنگ سے گوہر نکالے

مہکتی ہے سرِ کاغذ سیاہی
کوئی کافور سے عنبر نکالے

(ق)

غزالانِ ختن ہیں شوخ مضموں
نہ آہو یاں سخن عنبر نکالے

بگڑتا ہے اُسی کج فہم کا منہ
جو عیب آئینہ کے منہ پر نکالے

کلامِ سخت سن کر نعتِ رنگیں
عوض یاقوت کے پتھّر نکالے

سخن کے روبرو موتی کی لڑیاں
گہر کے سامنے کنکر نکالے

وہ ہے انساں، جو رکھے خیر سے کام
نہ کہ اس کو بشر، جو شر نکالے

یہاں آبِ خضر کی آبرو کیا
سیاہی شعر کی کوثر نکالے

بڑھاتا ہے اُمیدِ خُلد ہر شعر
نہ کیوں نارِ سقر کا ڈر نکالے

اگر جوہرؔ سے مانگے فرد اعمال
یہی دیواں سرِ محشر نکالے

یہی بدلہ ہے اک شعرِ تر کا

کٹورے نہر سے بھر بھر نکالے

چلی ہیں چشمۂ کوثر یہ حوریں
بغل سے شیشہ و ساغر نکالے

چمکتے ہیں مضامیں ہر غزل میں
زمیں سے چرخ کے اختر نکالے

قیامت تک رہے گا شورِ دیواں
کہ نغمہ صُور سے بڑھ کر نکالے

سخن کے جوہری کہتے رہیں گے
بیاں جوہرؔ نے کیا جوہر نکالے

قطعۂ تاریخ

نعت کا دیوان جوہرؔ نے لکھا
سلسبیلِ خلد ہر تحریر ہے

آئنہ دکھلا دیا الہام کا
حُسنِ معنیٰ حُور کی تصویر ہے

ہے فصاحت چشمۂ نعتِ بشیر
شہد ہے یا شیر، یا تقدیر ہے

جب پڑی اہلِ حسد کے منہ پہ خاک
پھر پئے تاریخ کیا تاخیر ہے

اِس کلام شکّریں کا سَن بیاںؔ
"واہ وا جنّت کا شہد و شیر ہے"

۱۳۱۷ھ

(ص ۸۱ تا ۸۳)

شمسی لحاظ سے ۹۷ برس پہلے چھپنے والا یہ دیوان مجھے محترم ریاض ہمایوں سعیدی کے ذخیرۂ کتب سے ملا ہے۔ پتا نہیں' التزاماً ایسا کیا گیا ہے یا ازخود ہو گیا ہے' مگر کتاب ۹۲ صفحات پر مشتمل ہے اور ۹۲ ہمارے آقا و مولا حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنائے کے اسمِ گرامی "محمد" ﷺ کے عدد ہیں۔

کلام میں نعت کے مروّجہ مضامین موجود ہیں۔ سب سے زیادہ معراج النبی ﷺ کے موضوع پر شعر کہے گئے ہیں۔ مثلاً

آپ ﷺ کو اللہ نے رُتبہ دیا معراج کا
در کا خادم کیوں نہ ہو جبریلؑ" پیغمبر ہیں آپ ﷺ

گئے تھے جب شبِ اسرا حضور ﷺ حق کے حضور
نہ کوئی پردہ رہا واں' نہ کچھ حجاب رہا

طور پر حضرتِ موسیٰؑ سے کیا حق نے کلام
اور تجھے عرشِ معلیٰ پہ بلایا محبوب ﷺ

شامِ اسرا جلوہ گر تھے حور و غلماں میں حضور ﷺ
جس طرح بزمِ عروسی میں ہو دُولھا انتخاب

شبِ معراج تھی یا سرِّ وحدت کا تماشا تھا
گئے اک آن میں حضرت ﷺ جمال اپنا دکھا آئے

مصطفیٰ ﷺ کی لامکانی اور ہے
طور کی وہ "لن ترانی" اور ہے

جب گیا معراج کو فخرِ رُسل' شاہِ اُمم ﷺ
گلشنِ لاہوت میں پھیلا ہُوا تھا رنگِ حُسن

اسرا کی رات شور یہ تھا دو جہان میں

عرشِ بریں سے آئے نبی ﷺ ایک آن میں
کس طرح ادنیٰ سے ادنیٰ ہو نہ "اَوْ اَدْنیٰ" کا ذکر

لے گیا شہ ﷺ کو بُراق اعلیٰ سے اعلیٰ کی طرف
جبکہ پہنچے عرش پر محبوب ﷺ رحمت نے کہا

تجھ سے کیا پردہ' چلا آ اپنے شیدا کی طرف
دل نہ آزردہ کہیں ہووے مرے محبوب ﷺ کا

کس قدر اللہ کو تھا اپنے مہماں کا لحاظ
شور تھا خیلِ ملائک میں سرِ عرشِ بریں

دیکھو' آتی ہے شہِ دیں ﷺ کی سواری کس طرح
معراج تھی یا جذبِ الٰہی کا تماشا

اک دم میں جمال اپنا دکھا آئے محمد ﷺ
شامِ اسرا درمیاں سے اُٹھ گئے سارے حجاب

رُخ کی گل کاری سے تھا وحدت کا پردہ باغ باغ

"جواہرِ نعت پیغمبر ﷺ" کی چند نعتیں خالصتاً معراج رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے موضوع پر ہیں' مثلاً

پُھولا نہ سماتا تھا کوئی گُل شبِ معراج
تھا نغمہ سرا سدرہ کا بلبل شبِ معراج

شہ ﷺ کا جو گیا عرش پہ تو سن شبِ معراج
پُرنور تھا لاہوت کا آنگن شبِ معراج

وہ جلوہ وہ کون و مکاں تھا شبِ معراج
کیا نورِ خدا اس سے عیاں تھا شبِ معراج

شور ہے' عرش پہ آتے ہیں نبی ﷺ آج کی رات
ہے شبِ وصلِ رسولِ عربی ﷺ آج کی رات

کہتے ہیں حور و ملک ہو کے بہم آج کی رات
عرش پر آئے محمد ﷺ کے قدم آج کی رات

حور و غلماں میں ہے اک دھوم پڑی آج کی رات
شہ دیں ﷺ آئے ہیں کیا نیک گھڑی آج کی رات

معجزاتِ رسول مقبول ﷺ کے حوالے سے جوہر میرٹھی نے شقّ القمر کا زیادہ ذکر کیا ہے:

دکھایا معجزہ تم نے وہ اپنی انگلی کا
دوپارہ ایک اشارہ میں ماہتاب رہا

ہو گیا انگشت سے شقّ القمر
شانِ حق کی یہ نشانی اور ہے

ہوتے رہے زمیں پہ رسولوں کے معجزے
شقّ القمر نشانی ہے خیر الوریٰ ﷺ کی خاص

ہُوا چاند ٹکڑے اشارے سے شب کو
دکھایا ہے کیا معجزہ کملی والے ﷺ

اللہ کریم جل شانہ العظیم نے اپنے محبوب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم پر درود و سلام بھیجنے کا عمل اہلِ ایمان پر فرض کر دیا ہے' اس لیے نعت کا ہر شاعر اس مضمون کو اپنا موضوع بناتا ہے۔ جوہر میرٹھی نے بھی کہا:

بھیجے جو مصطفیٰ ﷺ پہ کوئی دم بہ دم درود
آنکھوں میں' دل میں روشنی ہو حق کے نور کی

بھیجے جو درود آپ ﷺ کے اوصاف پہ ہر دم
یاقوت کا اس کے لیے جنّت میں مکاں ہو

جب خواب میں دیکھوں رُخِ روشن کی تجلّی
تو "صلِّ علیٰ، صلِّ علیٰ" وردِ زباں ہو

پڑھ رہی ہیں نام لے لے کر ترا' کلیاں درود

شور ہے "صلِ علیٰ صلِ علیٰ" کا باغ باغ

حُسنِ احمد ﷺ دیکھ کر کہتے تھے یوں حور و ملک
خلد میں "صلِّ علیٰ" کا غل مچانا چاہیے

جو دیکھا خلد میں حوروں نے شہ ﷺ کو
ہُوا "صلِ علیٰ" جاری زباں سے

تھا فرشتوں کی زباں پر ہر طرف "صلِّ علیٰ"
جب گیا محبوبِ یزداں ﷺ عرشِ اعلیٰ کی طرف

مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ نے کہا تھا:

لحد میں عشقِ رُخِ شہ ﷺ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سُنی تھی' چراغ لے کے چلے

جوہر میرٹھی نے اپنی قبر کو روشن کرنے کا اہتمام یوں کیا ہے:

تصویرِ مصطفیٰ ﷺ مری چشم و نظر میں ہے
روشن چراغ گور کے تاریک گھر میں ہے

آقا حضور' سرورِ کائنات علیہ السّلام و الصّلوٰۃ کی اِس دنیائے آب و گِل میں تشریف آوری کے موضوع پر شعراء نعت نے انبساط و ابتہاج کی گُل کاریاں کی ہیں۔ بدیع الدین جوہر نے بھی اس حوالے سے مسرّت کے جذبات کا اظہار کیا ہے:

فرش سے عرش تک شور بپا تھا ہر سُو
دو جہاں میں ہُوا اللہ کا پیدا محبوب ﷺ

گلستانِ جہاں میں مصطفیٰ ﷺ کی آمد آمد سے
ہر اک گُل کھلکھلایا اور غنچہ شوق سے چٹکا

جب رسولُ اللہ ﷺ ہُوئے پیدا' یہ ہر جا شور تھا
ہو گیا انوار سے عالم منوّر' دیکھ لو!

جوہر میرٹھی حُسنِ حبیب کبریا ﷺ میں انوارِ کبریا دیکھتے ہیں'

قربان ترے حسن کے، اے شاہ رسولاں ﷺ
انوارِ الٰہی ہیں تری وجہِ حَسَن میں

اس لیے بارگاہِ خداوندی میں حمد و مناجات کو زبان کھولتے ہیں تو حضور رحمتِ ہر عالم ﷺ کی نعت میں تر زبان دکھائی دیتے ہیں:

آرزو ہے اب تو عاصی کی یہی ہر دم ترے
حشر میں ہووے نبی ﷺ کا ساتھ اللّٰہُ الصَّمد
نغمہ سنجِ نعت ہو گلشن میں گر جوہر ترا
ہر کلی "الحق" کہے، ہر پات "اللّٰہُ الصَّمد"

نور حضرت ﷺ کا بنایا تو نے اپنے نور سے
کر دیا اس نور کو جس نے عیاں، تو ہی تو تھا

کیوں نہ ہو نعت نبی ﷺ میں آج چوٹی کا کلام
سر پہ ہے میرے سُخن کے ہاتھ بسم اللہ کا

شکلِ احمد ﷺ کا ہوں مشتاق، دکھا دے اللہ!
اپنے محبوب ﷺ کا شیدائی بنا دے اللہ!

تڑپتا ہوں میں روز و شب ہجرِ شہ ﷺ میں
دکھا دے وہ نورِ پیمبر ﷺ الٰہی!
مَلوں میں جبیں شہ ﷺ کے روضے پہ جا کر
مِرا بھی ہو ایسا مقدر الٰہی!
ہے دل کو تمنا مدینہ کی ہر دم
ہو یہ آرزو پوری کیونکر الٰہی!

مدینۂ کریمہ میں حاضری اور دربارِ پُرانوارِ سیدِ ابرار ﷺ کی زیارت کی خواہش ہر مسلمان کے دل میں بسی ہے۔ شاعر ہونے کی صورت میں مومن اپنے ان جذبات کو نظم کی صورت میں ڈھالتا ہے تو یہ کیفیت سامنے آتی ہے:

آ گیا ناک میں دم ہند میں رہتے رہتے
اب تو ہو شاہ ﷺ کے روضے کی زیارت یا ربّ!

شب و روز دل میرا رہتا ہے نالاں
تو شیدا کو طیبہ میں شاہا ﷺ بُلا لے
جو پہنچوں میں ترے روضے کے در پر
نہ اٹھوں حشر تک پھر آستاں سے

گزاری عمر ساری ہند میں، میں نے گناہوں سے
الٰہی! بعدِ مُردن تو مدینہ میں مِرا گھر ہو
جوہر کو کہیں گلشنِ طیبہ میں بلا لو
بلبل سا چہکتا ہے شہا ﷺ نعت کے فن میں

تمہارا سر میں سودا ہے، پھرا ہوں دربدر بھٹکا
بلا لو ہند سے، خادم بنا لو اپنی چوکھٹ کا

آرزو ہے میری آنکھوں کی شہِ کون و مکاں ﷺ
دیکھ لیں جا کر ترے روضے کا در اب کے برس
لُوٹ طیبہ کی بہاریں، چل کہ ہے فصلِ ربیع
ان شبوں میں، ان دنوں میں، آج کل، اب کے برس

دل تڑپتا ہے مِرا کُوئے محمد ﷺ کے لیے
یا الٰہ العالمیں! پہنچا دے طیبہ کی طرف
بعدِ مُردن خاک کو خاکِ مدینہ ہو پسند
آپ ﷺ کے زیرِ قدم میرا ٹھکانا چاہیے

تمنّا ہو مِری خاکِ حزیں کو
کہ دیکھے کُوئے ختم المرسلیں ﷺ کو
دلِ شیدا کی ہے یہ ہی تمنا

خلاف کوئی بات کرنے کی اجازت نہیں دیتیں۔

یا کوئی شخص سامنے آئے اور ہماری رہنمائی کرے کہ کس طرح حضور ﷺ کو بشیر حسین ناظم کا "کائناتِ شقا" لکھنا درست ہے' اور حفیظ تائب کو "خالی از معائب" قرار دینا توہینِ رسالت نہیں ہے؟

یہ بات پہلے بھی لکھی جا چکی ہے کہ بشیر حسین ناظم کے نام سے جو بے دستخط خط مدیرِ نعت کو ستمبر ۱۹۹۶ء کے اواخر میں ملا تھا' اس میں تحریر تھا کہ اصل مسودے میں "کائناتِ صفا" تھا۔ یار مار اقبال احمد فاروقی نے اپنی کم فہمی کی بنا پر یہ حرکتِ مذبوحی کی' ساری کی ساری ذمہ داری اقبال احمد فاروقی کی ہے۔ مدیرِ نعت نے ۳۰ ستمبر کو رجسٹرڈ پوسٹ سے ایک خط بنام بشیر حسین ناظم بھیجا اور اس سے پوچھا کہ کیا یہ خط اسی نے لکھا ہے۔ لیکن اس نے آج (۱۹۔ مارچ ۱۹۹۷) تک اس کی وضاحت نہیں کی۔

چنانچہ صورتِ حال یہ بنی کہ

○ (الف) بشیر حسین ناظم کی جو تضمین مرکزی مجلسِ رضا لاہور نے ۱۹۹۳ء میں شائع کی' اس میں حضور ﷺ کو (نعوذ باللہ) "کائناتِ شقا" لکھا گیا۔

○ (ب) آج کل مرکزی مجلسِ رضا پر اقبال احمد فاروقی قابض ہے۔

○ (ج) پروفیسر منیر الحق کعبی بہل پوری نے اپنی کتاب "سلامِ رضا' تضمین' تفہیم اور تجزیہ" مطبوعہ جولائی ۱۹۹۵ء میں اس جسارت کی نشان دہی کی۔

○ (د) اسی کتاب میں اس حرکت کی نشاندہی بھی کی گئی کہ بشیر حسین ناظم نے اپنے استاد حفیظ تائب کو "خالی از معائب" لکھا ہے۔

○ (ہ) "خالی از معائب" صرف حضورِ اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی ہو سکتی ہے۔ صحابۂ کرامؓ بھی معصوم عن الخطا نہیں ہیں۔

○ (و) منیر الحق کعبی کی یہ کتاب بھی اقبال احمد فاروقی کے مکتبہ نبویہ' لاہور ہی سے فروخت ہوئی۔

○ (ز) اقبال احمد فاروقی نے ماہنامہ "جہانِ رضا" (مرکزی مجلسِ رضا کے آرگن) کی دسمبر

۱۹۹۵ء کی اشاعت میں لکھا کہ وہ کعبی کی تنقید "بلکہ تنقیص" کو داوِ تحسین نہیں دے سکتا۔

○ (ح) بشیر حسین ناظم کعبی کی کتاب کی اشاعت کے بعد سے ستمبر ۱۹۹۶ تک مکتبہ نبویہ پر بیٹھ کر اقبال احمد فاروقی کی موجودگی میں کعبی کو گالیاں دیتا رہا۔

○ (ط) ماہنامہ "نعت" کی اشاعتِ خصوصی "اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا" حصۂ دوم (ستمبر ۱۹۹۵) کے مقدمے میں' اور پھر ماہنامہ نعت کی ہر اشاعت میں بشیر حسین ناظم کی اس حرکت کے خلاف لکھا گیا۔

○ (ی) اس پر ماہنامہ "جہانِ رضا" لاہور کی ستمبر اکتوبر ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں "تصحیح" کے عنوان سے لکھ دیا گیا کہ قارئین "کائناتِ شقا" کو "کائناتِ صفا" پڑھیں۔

○ (ک) اس طرح توہینِ رسولِ کریم ﷺ کی اس جسارت کی نشاندہی کرنے والے پروفیسر منیر الحق کعبی کو دُشنام طرازی کا ہدف بنانے اور کعبی کی اس تنقید کو ناقابلِ تحسین قرار دینے والوں نے توبہ تو کجا' ندامت کی بھی ضرورت محسوس نہ کی۔

○ (ل) بشیر حسین ناظم کی آج تک اس سلسلے میں کوئی تحریر سامنے نہیں آئی۔ اقبال احمد فاروقی نے کعبی کی اس جسارت کو ناپسندیدہ قرار دیا۔ جب ماہنامہ "نعت" نے تعاقب کیا تو "تصحیح" چھاپنے کو کافی سمجھا۔

○ (م) حفیظ تائب کو "خالی از معائب" قرار دینے پر تو کسی تصحیح کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ حالانکہ حفیظ تائب نے مدیرِ نعت کے نام اپنے مکتوب (مشمولہ ماہنامہ نعت بابت مارچ ۱۹۹۷) میں لکھا ہے کہ "خالی از معائب ہونا کسی عام انسان کے لیے سوچا تک نہیں جا سکتا"۔

"نعت" کے دفتر میں کئی حضرات نے خطوط کے ذریعے اور کئی قارئین نے بالمشافہہ ملاقات پر ماہنامہ "نعت" کی اس جرأت کی داد دی ہے' لیکن ہمارا گزشتہ سوا نو سال کا ماضی گواہ ہے کہ ہم ماہنامہ "نعت" کی تعریف میں آنے والے خطوط کو رسالے میں جگہ نہیں دیتے۔ اگر ہم درست سمت کے راہی ہیں تو اللہ کریم جلّ شانہ العظیم اور اس کے

محبوبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دربار میں اپنی تحریروں کی پذیرائی کے تمنائی ہیں۔ اگر خدا ناکردہ ہماری کوئی تحریر منافقت پر مبنی ہوئی تو ہمیں بارگاہِ خدا و رسولِ خدا (جلّ شانہٗ و صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے مار پڑ سکتی ہے۔ لیکن ہمیں حضور ﷺ سے محبّت کے دعویداروں، اسلام کے ٹھیکیداروں، اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے علمبرداروں کے اس رویّے پر تعجب ضرور کرنے دیجیے کہ ان کی مصلحتیں حضورِ اکرم ﷺ کی عزّت و ناموس کی حرمت و تقدیس کے احساس پر غالب ہیں۔

ایک صاحب نے ہمیں اپنے خط میں لکھا ہے کہ اس سلسلے کو ختم کر دیجیے، اب تو قارئین بھی اُکتانے لگے ہیں۔ اگر یہ بات کسی ایک قارئِ نعت کے بارے میں بھی درست ہے تو معنیٰ یہ ہُوا کہ اب لوگ نہ صرف یہ کہ توہینِ رسولِ اکرم ﷺ کو برداشت کرتے ہیں بلکہ نشاندہی کی جرأت کرنے والوں پر ناراض ہوتے ہیں۔ کیوں؟ صرف اس لیے کہ حضور اکرم ﷺ کی توہین ہی ہوئی ہے نا۔ یہ اتنی بڑی بات کہاں سے ہو گئی کہ اس پر "نعت" کے صفحات اور لوگوں کا وقت ضائع کیا جائے۔ یہ بھی تو دیکھو کہ تم بشیر حسین ناظم وغیرہ کی توہین کی مرتکب ہو رہے ہو۔ اور یہ جرم ناقابلِ معافی ہے۔

شاید ایسے اُکتانے والوں کے نزدیک حضور ﷺ کی توہین کرنے والے قیامت کے دن لواء الحمد کے سائے میں ہوں گے اور بشیر حسین ناظم وغیرہ کی شان میں گستاخی کرنے والے دوزخی ٹھہریں گے۔ یا للعجب!

******

آیندہ شمارہ

(مئی ۱۹۹۷ء)

حضور ﷺ داویریاں نال سلوک

مقالۂ خصوصی

تحریر: رفیق احمد باجوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الملک

خاندانی اکائیوں کو موثّر و متحرک رکھے بغیر آئینِ اسلام کا مجوّزہ معاشرتی نظام نہ قائم کیا جا سکتا ہے، نہ قائم رکھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح خاندانی معاشرتی نظام کی بیخ کنی جاری و ساری رکھے بغیر مغربی جمہوری نظام کا استحکام دائم نہیں کیا جا سکتا۔ مغربی جمہوری نظام جنسی طور پر بالغ کو اہل الرائے تسلیم کرتا ہے۔ اور شعوری بلوغت کی معاشرتی اہمیت اس نظام کی نہ بنیاد ہے، نہ اس کا جزوِ لاینفک۔ چنانچہ اس نظام کی نگاہ انسانوں کے وسائل پر جا ٹھہرتی ہے، مگر ان کے اوصاف و خصائل سے قطعِ نظر رکھنا اس نظام کی فطرت بھی ہے اور عادت بھی۔ یہ نظام فطری پابندیوں کا نہیں، جنسی آزادیوں کا محرک ہے۔ اس نظام میں بندوں کو تولا نہیں کرتے، فقط گِنا کرتے ہیں۔ اور وہ بھی بندوں کی حاکمیت کے قیام کے لئے۔ اس نظام کی عملداری میں ایسے مواقع بھی آتے ہیں جب آزادی اور مادر پدر آزادی میں کوئی تفاوت نہیں رہتا۔ اور ماں فقط ایک مرد کی، جسے عوام باپ لقب کرتے ہیں، بیوی نظر آنے لگتی ہے۔ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ کی نوع کی کوئی پابندی نہیں رہتی۔ اور انسان افکار کی جنت سے تدبیر کی دنیا میں اتار دیا جاتا ہے۔ یوں تشکیل پایا ہوا معاشرہ اس حقیقت سے ناآشنا ہو جاتا ہے کہ اگر معاشرہ کا انعقاد حاصل ہو تو اسے ازدواجی زندگی کہتے ہیں۔ اور اگر جنسی تعلقات معاشرتی انعقاد سے عاری ہوں تو عورت طوائف کہلاتی ہے اور مرد بدکار۔

مغربی جمہوری نظام الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ سے عاری

معاشرتی نظام ہے۔ اور اسلام، معاشرتی ازدواج برائے عملِ تخلیق در تخلیق کو استوار کرتا ہُوا معاشرتی دین کا علمبردار ہے۔ اعمال نیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ جنسی خواہشات کی تکمیل کے لئے تعلقات کا معاشرتی اخفا، اور مابعد اغوا ہرگز ہرگز عملِ نکاح کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔ عورت اور مرد کا رشتۂ ازدواج میں فطرت کے مقاصد پورا کرنے کے لئے منسلک ہو جانا یوں کہ معاشرہ عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگے اور معاشرتی احترام نچھاور کرے، عملِ نکاح کہلاتا ہے۔ اور جنسی تعلقات کو معاشرہ سے مخفی رکھ کر، معاشرتی قدروں سے بے پروا ہو کر، سماج کو اپنا دشمن جان کر، خاوند بیوی کے رشتہ کا لبادہ اوڑھ لینا نکاح کے جملہ عوامل و مقاصد کی نفی ہے۔ اور اگر نکاح ہی مقاصدِ نکاح کی نفی میں سرزد ہوا ہے تو اس کی رجسٹریشن کیسی اور کیونکر۔

تسلیم کہ ایجاب و قبول عملِ نکاح کا لازمی جُزو ہیں۔ اور فریقین کو یہ حق ہے کہ وہ اس رشتہ داری کو قبول کریں یا نہ کریں اور معاشرہ اپنے تجویز کردہ ایجاب کو بھی اور قبولیت کو بھی کسی پر ٹھونسنے کا اہل نہ رہے۔ لیکن یہ کہاں تحریر ہے کہ معاشرہ کا اعتماد حاصل کئے بغیر، جنسی رغبتوں کو مخفی رکھ کر، معاشرتی بغاوت روا رکھنا اور چُھپ چھپا کر ازدواجی رشتہ میں منسلک ہو جانا بھی شادی کا عمل ہے۔ معاشرہ اگر ناراض ہے تو جنسی تعلقات کا بار آور ہو جانا عملِ زنا ہے۔ اور اگر انھی تعلقات کے قیام پر معاشرہ خوشی منا رہا ہے، بشمول دولھا اور دلھن کے اعزّہ و اقارب کے، تو اسے شادی کہتے ہیں۔ دولھا کے والدین دو ہتّھڑوں سے ماتھا پیٹ رہے ہوں اور دُلھن کی ماں چیخ چیخ کر کہہ رہی ہو، کاش میں نے تجھے جنم نہ دیا ہوتا، تیرا گلا پیدا ہوتے ہی گھونٹ دیا جاتا، تو کیا اسے شادی کی گھڑی کہیں گے یا زمین و آسمان و کائنات کے لئے ماتم برپا کرنے کے لئے وقفہ۔

اے مغربی جمہوریت کے دلدادہ مادر پدر آزاد معاشرہ کے چلتے پھرتے ناسُورو! وہ والدین کو اُف تک نہ کہنے اور **بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا** کے احکامِ الٰہی کا کیا ہوا۔ ان احکام کی تکفیر کیا تمہارے لئے جہنم نہ دہکا دے گی۔ ہر ماں کا انسانی معاشرہ پر

یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ وہ اپنی ازدواجی زندگی کے دوران اپنے تصوُّر میں پہلے ایک اشرف المخلوقات نہیں، معاشرہ میں سب سے اچھے انسان کو جنم دیتی ہے۔ ایک باپ کا معاشرہ پر کیا یہ کم احسان ہے کہ وہ زندگی بھر کوشاں رہتا ہے کہ اس کی اولاد مدارج میں اس سے بھی آگے نکل جائے۔ جس نے ماں باپ کو رُلا دیا، اس نے گویا اپنی دنیا اپنے ہاتھوں اجاڑ دی۔ جو فعل معاشرہ میں فاعل کے لئے، اس کی اولاد کے لئے، اس کے خاندان کے لئے، اس کے سسرال کے لئے ایک اَن مِٹ طعن بن جائے، کیا اس کو عملِ صالح گردانا جا سکتا ہے۔ کاش کسی نے شادی کے بعد کی محبّت اور شادی سے پہلے جنسی انگیخت میں امتیاز کیا ہوتا۔ اولاد کو جنسی آزادی مہیا کر دو، والدین کے لئے بڑھاپے سے نپٹنے کی خاطر پناہ گاہیں تعمیر کرنے پر معاشرہ ازخود مجبور ہو جائے گا۔

جنسی انگیخت کو محبت نہیں کہتے۔ اور وہ جنسی انگیخت جو ماں باپ، بہن بھائی اور خود انسان کی اپنی ذات سے محبت کو مجروح کر دے، معاشرتی زندگی میں میٹھا زہر گھول دینے کے مترادف ہے۔ جو لوگ جنسی انگیختوں کو محبت قرار دے کر پہلے معاشقے میں مبتلا ہو جاتے ہیں؟ پھر اغوا آلود ہو جاتے اور حیلے بہانے شادی کر کے اپنی ازدواجی زندگی کو معاشرتی قبولیت کی عطا کا تقاضا کرتے ہیں، وہ یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ سور کا گوشت اس لئے تو حلال قرار نہیں دیا جا سکتا کہ اسے تکبیر پڑھ کر ذبح کیا گیا ہے۔

نام نہاد فرطِ محبّت میں ہم بستری کیا زنا نہیں کہلائے گی، اگر نکاح کے تقاضے تشنہ رہ گئے ہوں۔ کیا زنا بالرضا لائقِ تعزیر نہیں ہے۔ کائناتی تخلیقات میں کیا نر اور مادہ نہیں ہیں۔ کیا ان تخلیقات نے کبھی خالق کی رضا کے خلاف اپنے آپ کو متحرک کیا ہے۔ اس بحث میں الجھنے سے پہلے کہ کیا ولی کی موجودگی یا رضامندی کے بغیر نکاح کیا جا سکتا ہے، اس سوال کا جواب حاصل کرنا ضروری ہے کہ کیا دینِ اسلام میں یا اینگلو سیکسن لا میں، یا رومن لا میں، یا پاکستانی معاشرتی رسوم و رواجات میں معاشقہ کی اجازت ہے۔ کیا جھوٹ بولے بغیر یا مبالغہ کیے بغیر کسی کو کسی کی محبت حاصل ہوئی ہے، چاہے کسی کو

صرف اس مغالطہ میں مبتلا کیا جائے کہ اس سے زیادہ خوبصورت کوئی اور ہے ہی نہیں۔ کیا تمام کی تمام عشقیہ یا غزلیہ شاعری مبالغوں سے بھرپور نہیں ہے۔ جو جھوٹ بول کر حاصل کی جائے' کیا وہ بھی محبت ہوتی ہے۔ پھر کیا دینِ اسلام میں یا کسی اور قانون میں اغوا جائز ہے۔ کیا جس عمل کی بنیاد ممنوعات پر ہو' اسے محبت کیا جا سکتا ہے۔ نہیں! ناکامیوں کی کثرت ان شادیوں میں ہے جو ماں باپ یا ولی سے مخفی رکھ کر رچائی گئی ہوں یا ان شادیوں میں ہے جو انہیں اعتماد میں رکھ کر سرانجام پائی ہوں۔

قانونِ فطرت یہ ہے کہ کسی زانی کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ کسی ایسی عورت سے شادی کر سکے جو یا زانیہ یا مشرک نہ ہو۔ نہ ہی کسی زانیہ کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ کسی ایسے مرد سے شادی کر سکے جو یا زانی یا مشرک نہ ہو۔ قانونِ فطرت ہے کہ خبیث مردوں کے لئے خبیث عورتیں' اور پاک باز عورتوں کے لئے پاکباز مرد۔ **اَلزَّانِیْ لَایَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوْ مُشْرِکَۃً وَ الزَّانِیَۃُ لَا یَنْکِحُھَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ وَ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ۔** مزید فرمایا۔ **اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ۔ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ۔** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جب تہمت لگائی گئی تو اللہ کی جانب سے حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اپنی زندگی پر نظر دوڑایئے۔ اگر آپ سے زندگی میں ایسا فعل سرزد نہیں ہوا تو پھر آپ کی زوجہ بھی ایسی نہیں ہو سکتی کہ یہ یہی اٹل نظامِ فطرت ہے۔

"اپنی آواز میں اس وقت لوچ پیدا نہ ہونے دو جب تم غیر محرموں سے بات کر رہی ہو' اپنی زینت کے مقاموں کو غیر محرموں سے چھپا کر رکھو۔ جب غیر محرم سے بات کرو تو اتنی بلند آواز سے کرو کہ تیسرا سن لے کہ ان سے سرگوشیاں اللہ کو پسند نہیں۔" اور اسی نوع کے بیشتر دیگر احکام کیوں صادر فرمائے گئے؟ کیا اسی لئے نہیں کہ مردوں سے جائز تعلقات تو معاشرتی اور فطری ضرورت ہیں' مردوں اور عورتوں میں

ناجائز تعلقات کی اللہ تعالیٰ ہرگز اجازت نہیں دیتے۔ چنانچہ حکم ہوا کہ رشتہ و قرابت کے تعلقات بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے۔ (1:4)

جنسی آزادیوں کے علمبردارو! کیا اللہ تعالیٰ نے آزاد شہوت رانی سے منع نہیں فرمایا: کیا یہ اللہ کا حکم نہیں ہے کہ تم سب ایک ہی گروہ کے لوگ ہو' لہٰذا ان کے سرپرستوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کرو اور معروف طریقہ سے ان کے مہر ادا کر دو تاکہ وہ حصارِ نکاح میں محفوظ رہیں' آزاد شہوت رانی نہ کرتی پھریں اور نہ چوری چھپے آشنائیاں کریں۔ النسآء ۱۹ تا ۲۵' کیا سورہ المائدہ میں اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: **اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ وَ مَنْ یَّکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ وَ ھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ** یعنی ان کے مہر ادا کر کے ان کے محافظ بنو' نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو یا چوری چھپے آشنائیاں کرو۔ اور جس کسی نے ایمان کی روشنی پر چلنے سے انکار کیا تو اس کا سارا عمل ضائع ہو جائے گا اور وہ آخرت میں دیوالیہ ہو گا۔

اگر معاشقہ اور اغوا ناجائز اعمال ہیں تو ان کی بنیادوں پر تعمیر کیوں کر صالح عمل ہو گی۔ اگر خشتِ اول ہی کج ہو تو ظاہر ہے' دیوار آسمان تک ٹیڑھی ہی جائے گی۔ اور کون نہیں جانتا کہ گر جانا ٹیڑھی دیوار کا مقدر ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے ہاں معاشرہ کے معمار تمدّن' تصوّف' شریعت اور کلام کے میدانوں میں بھی بُتوں کے پجاری بن کر احکامِ الٰہی سے بے پروا ہو گئے ہیں اور نہ صرف بے پر کی ہانکے جا رہے ہیں بلکہ معاشرتی اکائیوں کو بھی بے پر بناتے جا رہے ہیں۔ اور مادیت محض کے اس مقام پر پہنچ گئے ہیں' جہاں مادہ پرستی کا مطلب سُکڑ کر فقط عورت پرستی رہ گیا ہے۔ اور روحانیت ہر ابلتی شے پر چٹخارے لینے اور ہر ٹھنڈی شے پر پھونکیں مارنے کا عمل بن چکی ہے۔

معاشرتی تہذیب کے اس رُجحان نے عورتوں کے سر سے برقع اور دوپٹہ

دونوں اتروا دیے ہیں اور مرد اپنی پگڑیوں سے اپنے ہاتھ پاؤں خشک کر کے انہیں اتار پھینک چکے ہیں۔ عورتیں زُلفیں ترشوا چکی ہیں اور مردوں کی ہارس پاور ان کی گردنوں پر لٹکتے ہوئے بالوں اور شوخ رنگ اور نقش دار لباس کی مرہونِ احسان ہو کر رہ گئی ہے۔ چنانچہ شوہر بی بیاں اور بی بیاں شوہر بُجھائی دینے لگے ہیں۔ گویا جنسی طور پر آزاد شدہ معاشرہ کے مرد وزن اپنی اپنی جنس سے بیزار ہو گئے ہیں۔ اور یوں پورا معاشرہ اغوا شدہ سا نظر آنے لگا ہے۔

مزید برآں کیا مُسندِ احمد' سُنن ابو داؤد اور ترمذی میں یہ حدیثِ رسولِ اکرم ﷺ درج نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"۔ نیز کیا حضرت عائشہ صدیقہؓ سے یہ روایت نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کرے' اس کا نکاح باطل ہے' اس کا نکاح باطل ہے' اس کا نکاح باطل ہے .... جو نکاح دو خاندانوں میں باہمی تعلّقات پیدا کر دے' وہ اگر صالح عمل ہے تو پھر جو نکاح دو خاندانوں میں دشمنی پیدا کر دے' وہ صالح کیوں کر ہُوا۔

ایک طرف تو اللہ کے احکامات ہیں کہ اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابق دورِ جاہلیت کی سج دھج دکھاتی نہ پھرو۔ (الاحزاب: ۳۳) حکم ہے کہ نبی ﷺ کی بیویوں سے اگر تم نے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لئے مناسب ہے۔ (الاحزاب ۳۳۔ ۵۳) مزید حکم ہے کہ اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں' بیٹیوں اور اہلِ ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلّو ڈال لیا کریں کہ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (الاحزاب۔ ۳۳۔ ۵۹) اللہ تعالیٰ کے ان احکامات کے باوجود اگر ایک اسلامی ریاست میں ایسے ادارے قیام پذیر ہوں جو معاشقہ' اغوا اور دیگر بے راہ رویوں کے لئے تمام راستے کشادہ اور آسان بنا رہے ہوں تو اس طرزِ عمل کو معاشرتی تاریخ میں کیا کیا القاب ملنے والے ہیں' جان جانا بھی بہت آسان ہے۔

اے دانشورو! ولی اس کو کہتے ہیں جو طبعاً" اور فطرتاً" رشتوں کا احترام کرے اور بہرطور بہی خواہ و خیر خواہ ہو۔ ولی وہ ہے جو وہی سلوک روا رکھے جو خالق تخلیق سے روا رکھتا ہے۔ جو اپنے کسی عمل سے ولی کو اپنا مخالف یا دشمن بنائے' وہ نہ صالح انسان ہے' نہ اہل الرائے' نہ "سُوئی جیورس"۔ کیا کسی غیر محرم کو غیر شادی شدہ عورت کا ولی قرار دیا جا سکتا ہے۔ بدکاری کا حامی ولی کہلا سکتا ہے۔ کیا کسی قدرتی ولی کی موجودگی میں کسی اور کو ولی مقرر کیا جا سکتا ہے۔ ولی کی ولایت کا دائرہ متعین کئے بغیر اس رشتہ کو مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔ ماں باپ کے گھر کے علاوہ ایک غیر شادی شدہ عورت کے لئے کسی اور جگہ کو دارالامان قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیا افکار کی پاکیزگی کے حصول کے بغیر ولی کے اختیارات کا تعیُّن کیا جا سکتا ہے۔ کیا یہ درست نہیں کہ جہاں دلیل کی حد ختم ہوتی ہے' وہاں سے ایمان کی حد شروع ہوتی ہے۔ ایمان بالغیب کیا اسی کو نہیں کہتے کہ سمجھ میں نہ آنے کے باوجود کسی کی صداقت پر شک نہ کیا جائے۔ یہ تمام امور فکر طلب بھی ہیں اور ایمان افروز بھی۔ بشرطِ زندگی آئندہ وضاحت کا وعدہ ہے۔

* * * * *

ماہنامہ "نعت" کے گزشتہ شمارے

1988 – حمدِ باری تعالیٰ۔ نعت کیا ہے؟ مدینۃُ الرّسول ﷺ (اول و دوم) اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (اول و دوم)۔ نعتِ قُدسی۔ غیر مسلموں کی نعت (اول)۔ رسول ﷺ نمبروں کا تعارُف (اول)۔ میلادُ النبی ﷺ (اول، دوم، سوم)

1989 – لاکھوں سلام (اول و دوم)۔ رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (دوم) معراجُ النبی ﷺ (اول و دوم)۔ غیر مسلموں کی نعت (دوم) کلامِ ضیاء القادری (اول و دوم)۔ اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (سوم)۔ درود و سلام (اول، دوم، سوم)

1990 – حسن رضا بریلوی کی نعت۔ آزاد بیکانیری کی نعت (اول)۔ وارثیوں کی نعت۔ درود و سلام (چہارم تا ہشتم)۔ رسول ﷺ نمبروں کا تعارُف (سوم)۔ غیر مسلموں کی نعت (سوم)۔ اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (چہارم)۔ میلادُ النبی ﷺ (چہارم)

1991 – شہیدانِ ناموسِ رسالت (اول تا پنجم)۔ غریب سہارنپوری کی نعت۔ اقبالؒ کی نعت۔ فیضانِ رضاؒ۔ نعتیہ مسدس۔ عربی ادب میں ذکرِ میلاد۔ سراپائے سرکار ﷺ (اول)۔ حضور ﷺ کا بچپن

1992 – نعتیہ رباعیات۔ آزاد نعتیہ نظم۔ سیرتِ منظوم۔ نعت کے سائے میں۔ حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (اول، دوم و سوم)۔ آزاد بیکانیری کی نعت (دوم)۔ سراپائے سرکار ﷺ (دوم)۔ سفرِ سعادت منزلِ محبت (اشاعتِ خصوصی)

1993 – ۹۲ (قطعات)۔ عربی نعت اور علامہ نبہانیؒ۔ ستار وارثی کی نعت۔ بہزاد لکھنوی کی نعت۔ حضور ﷺ اور بچے۔ حضورُ ﷺ کے سیاہ فام رفقا۔ رسول ﷺ نمبروں کا تعارُف (چہارُم)۔ نعت ہی نعت (اول)۔ یا رسولَ اللہ ﷺ۔ حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین۔ تسخیرِ عالمین اور رحمۃٌ للعالمین ﷺ (اشاعتِ خصوصی)

1994 – محمد حسین فقیر کی نعت۔ اختر الحامدی کی نعت۔ شیوا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت۔ بے چین رجپوری کی نعت۔ دیارِ نورُ۔ تضمینیں۔ نعت ہی نعت (دوم و سوم)۔ نورٌ علیٰ نور۔ حضور ﷺ کی معاشی زندگی۔ مدینۃُ الرسول ﷺ (سوم)۔ معراجُ النبی ﷺ (سوم)

1995 – حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ۔ استغاثے۔ نعت کیا ہے؟ (دوم، سوم، چہارم)۔ نعت ہی نعت (چہارم و پنجم)۔ کافی کی نعت۔ انتخابِ نعت۔ خواتین کی نعت گوئی (اشاعتِ خصوصی)۔ غیر مسلموں کی نعت گوئی (اشاعتِ خصوصی)

1996 – لطف بریلوی کی نعت۔ ہجرتِ مصطفیٰ ﷺ۔ سرکار ﷺ دی سیرت (پنجابی)۔ ظہورِ قدسی۔ حضورُ ﷺ کے لیے لفظ "آپ" کا استعمال۔ مجھے اُن ﷺ سے پیار ہے۔ اٹک کے نعت گو شعرا۔ اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا (اول و دوم --- دو خصوصی اشاعتیں)۔ نعت ہی نعت (ششم)

1997 – شہرِ کرم (جنوری)۔ نعت ہی نعت حصّہ ہفتم۔ (فروری)۔ ہُوا یہ کہ.... (مارچ)

"NAAT"
CPL 106
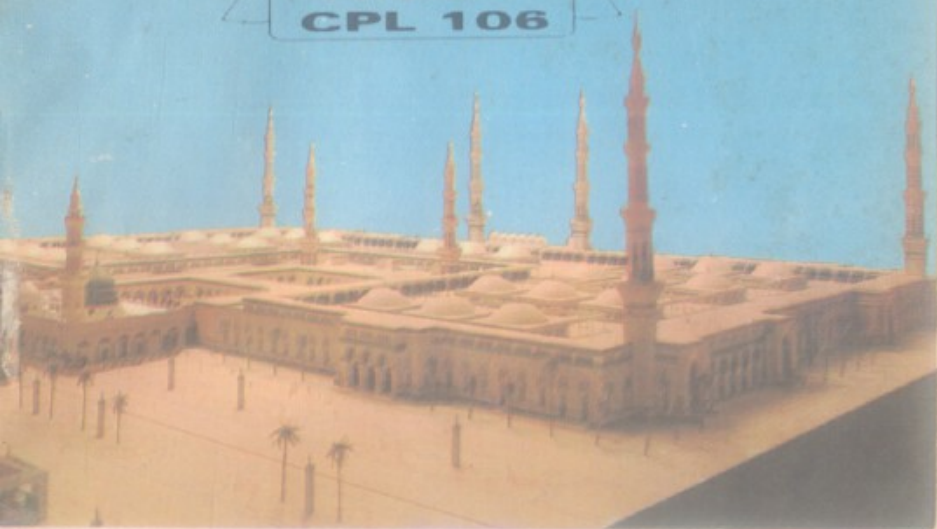
(مسجدِ نبوی ﷺ کی موجودہ توسیع کا ماڈل)
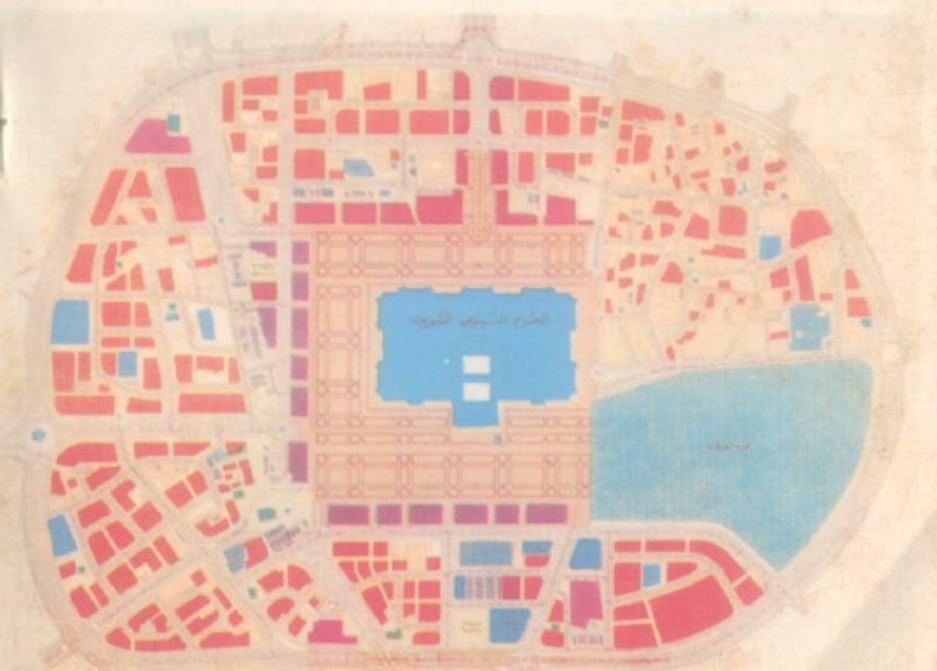
(سنٹرل ڈسٹرکٹ مدینۂ منورہ کا ماسٹر پلان)